REGD No E.P-67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
غیر ممالک ۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۲۹ ہجرت ۱۳۳۷ ہش ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ - ۲۹ رمئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

مری ۲۱ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل ۲۵ ش میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۲۷ رمئی۔ مبلغ مشرقی افریقہ جناب شیخ مبارک احمد صاحب ۲۴ رمئی کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے وارد دارالامان ہوئے۔ ۲۵ رمئی کو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد درویشان کرام سے خطاب کیا۔ اور ۲۶ رمئی کو دس بجے طلبہ مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

۲۶ رمئی۔ بعد نماز عصر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر ۲ بجے آپ نے مشرقی افریقہ کی احمدی خواتین نے جو سلسلہ کی مساعی میں حصہ لیا۔ اس کا بالتفصیل ذکر کیا اور دیگر تبلیغی حالات سنائے۔ جنہیں تمام [illegible] ات نے خاص دلچسپی سے سنا۔

۲۷ رمئی۔ محترم صاحبزادہ [illegible] وسیم احمد صاحب حضور اڑیسہ کے تبلیغی دورہ سے تاحال واپس تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ وناصر ہو۔ قادیان میں آپ کے اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت۔ اہمیت و برکاتِ خلافت کا تذکرہ

قادیان ۲۷ رمئی یوم خلافت کی مبارک تقریب پر مقامی طور پر قادیان میں حسب سابق لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ جلسہ کا اہتمام کیا گیا جو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل بوقت ۸ بجے صبح سے پورے بارہ بجے تک نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس مبارک موقعہ پر مقامی مقررین کے علاوہ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے بھی ایک فاضلانہ ایمان افروز پر مغز تقریر فرمائی۔ مختلف مقررین نے خلافت کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر قرآن وحدیث۔ تاریخ اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی لیاقت وقابلیت کے مطابق نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی۔ تقریباً ۴ گھنٹہ کا یہ پروگرام نہایت توجہ اور ذوق وشوق سے سنا گیا۔ جملہ درویشانِ کرام خاص اہتمام سے اس میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور ایک خاص تعداد میں حاضر ہو کر اس موقعہ کی برکات سے حصہ لیا۔ بعض غیر مسلم دوست بھی جلسہ کی کارروائی کے دوران تشریف لائے اور انہیں بھی جماعت احمدیہ کی روحانی مساعی اور اس کے لئے جد وجہد کے متعلق اہم پہلوؤں پر مقررین کے خیالات سننے کا موقعہ ملا۔ خاص طور پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر سے اچھا اثر لیا۔

جلسہ کا آغاز

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کے آغاز میں جناب صدر جلسہ نے اس بات کی وضاحت کی کہ نظام خلافت ہی کی برکات سے عالمگیر روحانی انقلاب آنا ممکن ہے اس کی جگہ نہ تو کوئی پارلیمنٹ اور نہ ہی کوئی انجمن کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب سے دنیا بنی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان اس کی طرف سے کھڑے کئے جاتے رہے۔ جب ان کی طبعی عمریں ختم ہوئیں ان کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کے خلفاء کو کھڑا کیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ تو آپ کی وفات کے بعد آپ کے کام کو مکمل کرنے اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ نے سلسلہ خلافت جاری کیا۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو اس نظام سے روگردانی کرتے اور اس کو انکار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

اہمیت خلافت

بعدہٗ باری باری مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نے اہمیت خلافت کے موضوع کی اور مولوی حمید القادر صاحب دہلوی مولوی مولوی فاضل نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں خلافت اسلامیہ کی تشریح وتوضیح کی۔ آپ نے آیت استخلاف اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ والی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اسی طرح سلسلہ خلافت جاری ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری رہا۔ اسی طرح مکرمی چوہدری سعید احمد صاحب نے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ برحق خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

"خلیفہ خدا ہی بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے خلیفہ کی تشریح کی۔ اور انی جاعل فی الارض خلیفہ سے اپنے موضوع کو ثابت کیا۔ اسی کی تائید میں خلافتِ ترکیہ کی ناکامی کی وضاحت کی اور بتایا کہ اُس وقت کی تاریخ کا علم رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ خلافتِ ترکیہ کو قائم رکھنے کے لئے کیا کیا کوششیں کی گئیں اور کس قدر مسلمانوں نے قربانیاں کیں۔ مگر بالآخر یہی ثابت ہوا کہ اس منصب پر جس کو خدا فائز کرے وہی سرفراز ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے کا کام نہیں کہ کسی کو خلیفہ بنا سکے۔

جناب ملک صلاح الدین صاحب نے اپنا ایک مضمون مصفور موعود مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ اور مولوی عمر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے آپ کے بعد سلسلہ خلافت کے جاری ہونے کو ثابت کیا۔

برکاتِ خلافت

اس کے بعد مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ افریقہ کی فاضلانہ تقریر کا آغاز ہوا۔ محترم مولانا نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد خلافت کی برکات کو دو حصوں یا علمی برکات اور عملی برکات میں تقسیم کرتے ہوئے پہلے نمبر پر علمی برکات کی وضاحت کی۔ اور آیت استخلاف کے الفاظ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کی نہایت لطیف تشریح کی۔ آپ نے بتایا کہ دین کے معنے شریعت اور طریقِ کار کے ہوتے ہیں۔ اور شریعت انسان کو جہالت سے نکال کر علم کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ہر زمانہ کا رسول اور نبی دنیا میں آکر یہی کام کرتا ہے۔ جب وہ اس جہان سے گذر جاتا ہے۔ تو اس کے اسی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ اس کے خلفاء کو کھڑا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جس طرح پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنہ مرتدین کے فرو کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر دیا۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ تمکینِ دین کا کام کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے تمام خلافت اور عدم عزل خلفاء وغیرہ پر مشتمل اُن حوالوں کا ذکر کیا جن سے پہلے ایک مقرر نے تفصیلی طور پر بیان کیا تھا اسی طرح آپ نے حضرت ربانی بیت [illegible] پر

ملک عزیز احمد خاں صاحب مبلغ انڈونیشیا کی دہلی میں آمد

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی)

محترم ملک عزیز احمد خاں صاحب انڈونیشیا تشریف لے جاتے ہوئے مورخہ ۲۱ ش کو گیارہ بجے دن بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے دہلی پہنچے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے چار بچے بھی تھے۔ ولنگٹن ہوائی اڈہ پر خاکسار نے آپ کا استقبال کیا۔ B.O.A.C کے انتظام کے مطابق آپ کا قیام جن پتھ ہوٹل نئی دہلی میں رہا۔ مورخہ ۲۲ ش شام تک آپکا قیام دہلی میں رہا۔ اس عرصہ میں دہلی کے مشہور اور چیدہ مقامات آپ کو دکھائے گئے۔ محترم حاجی شبلی صاحب نے ایک وقت آپ کو کھانے پر مدعو کیا۔ اسی دوران آپ اراضی مسجد احمدیہ دیکھنے کے لئے معہ بچوں کے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر محترم رحمت اللہ صاحب نے شربت سے آپ کی تواضع کی۔ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ میں خواجہ حسن نظامی کے صاحبزادے حسن ثانی سے ملاقات ہوئی اور چند منٹ باتیں ہوئیں۔ مورخہ ۲۲ ش بوقت ۸ بجے شب آپ B.O.A.C کے طیارہ کے ذریعہ عازم سنگاپور ہو گئے۔ احباب جماعت نے B.O.A.C کے دفتر واقع کیناٹ پلیس نئی دہلی پہنچ کر آپ کو الوداع کہا۔ اور بعد دعا کے آپ کو رخصت کیا۔ دعا ہے کہ مولا کریم آپ کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور جن مقاصد دینیہ کے لئے آپ تشریف لے گئے ہیں ان میں آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

مبلغ مشرقی افریقہ جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کی قادیان میں تشریف آوری

پُرتپاک خیر مقدم ۔ درویشانِ کرام اور طلبۂ مدرسہ احمدیہ سے خطاب

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام اور تعمیرِ مساجد کے دلچسپ ایمان افروز حالات

قادیان ۲۵ مئی ۔ چوبیس سال تک فریضۂ تبلیغ بجا لانے والے مجاہد جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کل بعد سہ پہر ساڑھے چار بجے کی گاڑی سے مع اہل و عیال مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب مقامی، دیگر بزرگان سلسلہ کی معیت میں جملہ درویشان کرام نے مسجد مبارک کے گیٹ پر اھلاً وسہلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے تمام مقامی احباب اپنے مجاہد بھائی کی ملاقات سے بے حد مسرور ہوئے۔ آپ نے سب بھائیوں کو شرفِ معانقہ و مصافحہ بخشا۔ بعدہٗ آپ مہمان خانہ تشریف لے گئے جہاں آپ قیام کریں گے۔

تربیتی جلسہ

آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب شیخ صاحب موصوف نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام اور تعمیر مساجد کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔ جو جملہ حاضرین کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔ آپ کی یہ تقریر قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہی۔

تقریر سے قبل جناب حکیم صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ ہمارے لئے بے حد خوشی کا مقام ہے۔ کہ وہ وعدہ جو خدا تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا اُس کے پورا ہونے کی تفصیلات اس وقت ہم اپنے مجاہد بھائی کی زبان سے براہِ راست سنیں گے۔

محترم مولوی صاحب کی ایمان افروز تقریر

محترم شیخ مبارک [illegible] نے آیت کریمہ کنتم خیر امۃ [illegible] للناس ... الآیہ کی تلاوت [illegible] پُر از معلومات تقریر کا آغاز فرمایا۔ آپ نے درویشانِ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

میرے لئے انتہائی مسرت، خوش بختی اور سعادت کا موجب ہے کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد قادیان دارالامان میں آنے کا موقعہ ملا۔ اور آپ بزرگوں کی زیارت اور ان پاکیزہ مقامات کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جن کے دیکھنے کے لئے ہر احمدی اپنے دل میں ایک خاص امنگ اور تڑپ رکھتا ہے۔ خدا کرے یہ سعادت سب احمدیوں کو حاصل ہو۔ اور اس قدر پھیلے کہ سب دنیا اس سے حصہ پائے۔ اور پہلے ہی کی طرح قادیان ساری دنیا میں تبلیغ کا مرکز بن جائے۔

مشرقی افریقہ میں پیغامِ احمدیت

مشرقی افریقہ میں خدمتِ اسلام سرانجام دینے کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نومبر ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور آج اس پر ۲۴ سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ مجھے خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کے خاص احسان سے وہاں کام کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں میرے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ اور شفقت اور بزرگوں کی دعاؤں کا دخل ہے۔

آپ نے فرمایا۔ مشرقی افریقہ میں تبلیغ کا آغاز دراصل تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہو چکا تھا۔ علاوہ ازیں مشرقی افریقہ کو دیگر بیرونی ممالک میں سے یہ امتیازی سعادت بھی حاصل ہے کہ اس سرزمین میں ۲۵ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مختلف اوقات میں پہنچے اور اپنے اپنے دائرہ میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھائی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ۔ حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ اخبار البدر کے ایڈیٹر حضرت محمد افضل صاحب حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ حضرت حکیم (؟) غلام نبی صاحبؓ حضرت میاں محمد بخش صاحبؓ کڑیاں والے ضلع گجرات کا نام خصوصیت سے ذکر کیا۔

بایں ہمہ اس براعظم میں تبلیغ کا باقاعدہ نظام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں شروع ہوا۔ اور اس کے اصل باشندوں کا جماعت میں داخل کرنا حضور ہی کے زمانہ سے مخصوص ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے افریقہ کی اس عجیب پوزیشن کی وضاحت کی جو مختلف قوموں اور طبقات میں بولی جانے والی مختلف زبانوں کے لحاظ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں کسی ایک یا دو زبانوں سے سارے ملک میں تبلیغ ممکن نہیں۔ اس لئے اردو، گجراتی، انگریزی اور سواحیلی وغیرہ مختلف زبانوں میں پیغام حق پہنچانے کی ضرورت ہے۔ سواحیلی زبان دنیا کی ۱۲ اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔

مقامی باشندوں کا قبول احمدیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت مشرقی افریقہ میں تبلیغ کے سلسلہ میں بعض باتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ افریقہ کے اصل باشندوں کو جماعت میں داخل کیا جائے اور پھر انہی میں سے مقامی مبلغین تیار کئے جائیں۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں افریقن باشندے اس وقت تک حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں۔ اور انہی میں سے بارہ مقامی مبلغ بھی مرکزی مبلغین کے شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ان افریقن باشندوں کی اکثریت رومن کیتھولک میں سے آئی ہے یہی وجہ ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کا غیر معمولی اثر ہے۔ اگرچہ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کے دیگر فرقے بھی ہیں۔ یعنی شیعہ سنی۔ اسماعیلیہ وغیرہ مگر تبلیغ اسلام کی سعادت جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔

سواحیلی ترجمۃ القرآن

محترم شیخ صاحب نے افریقہ کی سرزمین میں مخصوص اسلامی خدمات کے سلسلہ میں قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ اور اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا ذکر پہلے نمبر پر فرماتے ہوئے اس ترجمہ کو ایک عظیم الشان کارنامہ قرار دیا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۶ء سے میں نے یہ کام شروع کیا اور ۱۷ سال کے بعد ۱۱۰۰ صفحوں کی یہ کتاب قرآن کریم کے متن اور ترجمہ کے ساتھ مختصر تفسیری نوٹوں سے شائع ہوئی۔

اس ترجمہ کی اشاعت میں جن باتوں کو خصوصیت سے پیش نظر رکھا گیا اُن میں سے سب سے پہلے نمبر پر عیسائیت کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام کی ذات اور سوانح پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات بمقابلہ عیسائیت اسلام کی خوبیوں کے فضائل کا تذکرہ کیا افریقن سوسائٹی کی خامیوں کا ازالہ وغیرہ اس سلسلہ میں آپ نے افریقہ میں پریس کی اس بے لگام آزادی کا ذکر کیا کہ پہلے پہلے عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام پر ایسے اعتراضات شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ جن کو اگر ہندوستان میں شائع کیا جاتا تو خون خرابہ یقینی تھا اس کے باوجود وہاں کی گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ بجائے ایسے لٹریچر کی اشاعت کو روکنے کے کھلے بندوں اس کی تردید اور جواب دینے کی آزادی دیتی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے سلسلہ میں نہایت تفصیل سے آپ نے نصرت الٰہی کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے ناموافق حالات میں کلام اللہ کی اشاعت کے سامان کر دیئے حتیٰ کہ ایک دوست نے ایک لاکھ شلنگ کا عطیہ دیا۔ دوسرے بہت سے کثیر الاشاعت اخبارات نے اس پر ریویو کئے اور اُسے جماعت احمدیہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ قرار دیا۔ جس پریس میں یہ ترجمۃ القرآن شائع ہوا اس نے اس بات کا اعتراف کیا کہ باوجودیکہ سارے مشرقی افریقہ میں یہ سب سے بڑا پریس ہے۔ لیکن آج تک اتنی ضخیم کتاب اتنی بڑی تعداد میں اس پریس میں شائع نہیں ہوئی۔ آپ نے بتلایا کہ اس کتاب کی اشاعت پر چالیس ہزار(؟) روپیہ خرچ ہوا۔ جو دوستوں کے عطیات اور بعض خریداروں کی پیشگی رقوم سے پورا ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم مولانا صاحب نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت پر غیر احمدی مسلمانوں کی افسوسناک اندھی مخالفت کا بھی ذکر کیا جس کا مظاہرہ بعض مقامات میں کلام مجید کے نسخوں کو جلا دینے کے رنگ میں کیا گیا۔

مساجد کی تعمیر

اس دلچسپ پُر از معلومات تقریر میں آپ نے مساجد کی تعمیر کا خصوصیت سے ذکر فرمایا آپ نے بتایا کہ جب میں افریقہ پہنچا تو وہاں صرف ایک ہی احمدیہ مسجد تھی جو ۲۰ ہزار روپے کی مقروض تھی۔ مگر اب میری واپسی کے وقت متعدد بڑے بڑے شہروں میں شاندار خوبصورت مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور اس وقت ۲۵ لاکھ روپے کی جائداد سلسلہ احمدیہ کی بن چکی ہے۔ جن میں سے ایک ایک مسجد ایک ایک لاکھ روپے سے بنی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ٹانگانیکا کے دارالخلافہ دارالسلام میں ایک مسجد ۱½ سال میں مکمل ہوئی جس کی تعمیر کے سلسلہ میں متعدد ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔ پھر ٹبورا میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جس مقامی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اس کے واقعات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ باوجود مقامی لوگوں کی طرف سے ہر قسم کا بائیکاٹ کر دینے کے خدا تعالےٰ نے ایسے سامان کر دیئے کہ عالیشان مسجد شہر کے عین وسط میں بن گئی۔ ٹرانسپورٹ والوں کے بائیکاٹ کی وجہ سے مقامی احمدی مسجد کے لئے پتھر دو میل سے اپنے سروں پر رکھ کر لاتے رہے۔ اور جنگ عظیم میں آنے والے اٹیلین قیدیوں کے کیمپ سے آٹھ ماہرین برائے نام مزدوری پر مل گئے۔ مسجد کا کام کرنے والے ان قیدیوں کے متعلق مکرم شیخ صاحب نے بتایا کہ ان میں سے اکثر مجھ سے سوال کرتے تھے کہ شیخ مبارک احمد! یہ جنگ کب ختم ہو گی۔ تو میں کہتا "جب ہماری مسجد مکمل ہو جائے گی"۔ چنانچہ (باقی صفحہ ۹ پر)

صوبہ اڑیسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا

ورود مسعود اور مختلف مقامات میں کامیاب تبلیغی و تربیتی جلسے

روانگی صاحبزادہ صاحب از قادیان

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی دیرینہ اور شدید خواہش کو پورا کرنے اور جماعتوں کے معائنہ کی غرض سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، صوبہ اڑیسہ کے دورہ کے لئے قادیان سے ۲۹راپریل ۱۹۵۸ء کی صبح روانہ ہوئے۔ اور شام کو آپ دہلی پہنچ گئے۔

ملاقات وزراء مرکزی حکومت دہلی

چونکہ مرکز مقدس قادیان کی جائیداد اور دیگر جماعتی امور کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا وفد جناب وزیر اعظم ہند شری نہرو اور دوسرے وزیر صاحبان سے ملاقات کر رہا تھا۔ اور صاحبزادہ صاحب موصوف بھی اس وفد میں شامل تھے۔ اس لئے آپ کو دہلی میں کچھ عرصہ کے لئے رکنا پڑا۔ اور ۳۰راپریل کو شری نہرو وزیر اعظم، سردار سورن سنگھ مرکزی وزیر، شری مہر چند کھنہ وزیر بحالیات، پنڈت پنت ہوم منسٹر، حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر آبپاشی، اور جنرل شاہنواز صاحب ڈپٹی منسٹر ریلوے سے ملاقات فرمائی جس کی مختصر رپورٹ اخبار بدر میں قبل ازیں شائع ہو چکی ہے۔

روانگی از دہلی برائے کلکتہ

مورخہ ۳رمئی صاحبزادہ صاحب موصوف کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ۴رمئی ۱۰ بجے صبح آپ بخیر و عافیت کلکتہ پہنچ گئے۔ احباب جماعت کلکتہ نے اسٹیشن پر صاحبزادہ صاحب کا شاندار استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اسی شام کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں احباب جماعت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کے لئے آئے اور نماز مغرب وعشاء آپ کی اقتداء میں ادا کی۔

۵رمئی کو صاحبزادہ صاحب سے عہدیداران جماعت احمدیہ کلکتہ اور بعض دوسرے ذمہ دار دوستوں نے ملاقات کی اور جماعتی امور کے بارہ میں آپ سے گفتگو کی اور مشورہ حاصل کیا۔

روانگی از کلکتہ تا بھدرک

۵رمئی کی شام کو صاحبزادہ صاحب کلکتہ سے صوبہ اڑیسہ کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ احباب جماعت کلکتہ نے اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہا۔ ۶رمئی کی صبح ۳ بجے آپ بخیر و عافیت بھدرک پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر احباب جماعت بھدرک موجود تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ ۴ بجے صبح آپ قیام گاہ پر پہنچے اور نماز فجر احباب جماعت کے ساتھ ادا کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت اس دورہ میں صاحبزادہ صاحب کی رفاقت کے لئے خاکسار شریف احمد امینی ۵رمئی کو ہی بھدرک پہنچ گیا تھا۔ اور ۶رمئی کو جناب فضل الرحمٰن صاحب نائب پراونشل امیر بھی بھدرک پہنچ گئے۔ جو پراونشل انتظام کے ماتحت اس دورہ میں صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ ہیں۔

جلسہ بھدرک

۶رمئی کی شام کو سات بجے جماعت احمدیہ بھدرک کا ایک جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب سید صمصام علی صاحب نے "اڑیہ زبان" میں صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار امینی نے ½ گھنٹہ "جماعت احمدیہ اور اختلافی مسائل" پر تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات کو پیش کیا۔ اور ان اعتراضات و الزامات کے جوابات دیئے۔ جو ملاؤں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔

بالآخر صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور غیر احمدیوں کے سامنے جماعتی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو آپ کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ یہ جلسہ دس بجے رات ختم ہوا۔

۷رمئی کو بھی بھدرک میں ہی قیام رہا۔ شام کو صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ بھدرک (جو برلب سڑک تعمیر ہونے والی ہے) کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کے لئے یہ زمین جناب عبدالعزیز صاحب و عبدالصمد صاحب دو بھائیوں نے دی ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ جناب فقیر محمد صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس سے قبل جناب خان صاحب نور محمد صاحب مرحوم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سابق پراونشل امیر اڑیسہ نے اپنے مکان کے ایک حصہ میں مسجد بنائی ہوئی تھی جس میں اب تک احباب جماعت نمازیں پڑھتے چلے آئے ہیں اب جماعتی ضروریات کے بڑھ جانے کی وجہ سے مسجد اس نئی جگہ تعمیر ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس "اللہ کے گھر" کی تعمیر و تکمیل کی احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۷رمئی بعد نماز عشاء موجودہ مسجد احمدیہ میں احباب جماعت کی طرف سے ایک جلسہ میں صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے احباب کو زریں نصائح فرمائیں۔ اور ہمت و جوش سے کام کرتے چلے جانے کی نصیحت کی۔

روانگی از بھدرک برائے کٹک

حسب پروگرام اس تبلیغی وفد کو ۸رمئی کی صبح ۱۰ بجے بھدرک سے کٹک کے لئے روانہ ہونا تھا۔ مگر روانگی سے قبل غیر احمدی معززین آئے۔ کہ اختلافی مسائل پر ان سے تحریری مناظرہ کی شرائط طے کر لی جائیں۔ چونکہ اس مناظرہ کے بارہ میں دو روز سے گفتگو ہو رہی تھی۔ اس لئے حالات کے پیش نظر شرائط مناظرہ طے کر لی گئیں یہ مناظرہ چار مباحث پر یکم تا ۳رجون بھدرک میں تحریری ہوگا۔ شرائط مناظرہ پر فریقین کے نمائندگان کے دستخط لے لئے گئے۔ حسب شرائط یہ تحریری مناظرہ بعد میں مشترکہ خرچ پر شائع ہو جائے گا۔

سوا دس بجے "پوری پسنجر" کے ذریعہ ارکان وفد کٹک کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تین بجے شام کٹک پہنچ گئے۔ احباب جماعت کٹک اور ارد گرد کی جماعتوں کے افراد نے اسٹیشن پر محترم صاحبزادہ صاحب اور ارکان وفد کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ وفد کا قیام کٹک میں جناب شرافت احمد خان صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ کٹک کے مکان پر رہا۔

نماز جمعہ کٹک

۹رمئی کو نماز جمعہ کٹک میں جناب شرافت احمد خان صاحب صدر جماعت کے مکان پر ہی ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے پڑھا۔ اور احباب کو تعلق باللہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ مخلوق کا خالق سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین آتے رہتے ہیں اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کا ذاتی تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا ہو جائے اور روحانیت میں ترقی کرتا چلا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے انوار و برکات کا مورد بنتا چلا جائے۔

نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت نے صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی۔ اور ان کی خواہش پر صاحبزادہ صاحب نے پارٹیشن کے بعد قادیان میں پیش آنیوالے حالات و واقعات کا ذکر کیا۔ اور درویشوں کی پیش آمدہ مشکلات اور ان کی جرأت ایمانی کا تذکرہ فرمایا۔ جس سے احباب بہت متاثر ہوئے۔

شام کو جناب مولوی عبدالستار صاحب قائم مقام امیر نے صاحبزادہ صاحب کی دعوت کی اور وہاں ایک مختصر جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں خاکسار امینی نے تقریر کی۔ اس تقریر میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کے غرض و غایت اور اصولوں کا تذکرہ کیا۔ اور احباب کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۹رمئی بعد نماز عصر ۵ بجے جناب عبدالقدیر صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر ان کے لڑکے کی "بسم اللہ خوانی" ہوئی جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف اور احباب شریک ہوئے۔

روانگی برائے سونگھڑہ

پروگرام کے مطابق ارکان وفد ۱۰رمئی کی صبح کو بذریعہ بس سونگھڑہ کے لئے روانہ ہوئے جو کٹک سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۰ بجے صبح سونگھڑہ پہنچ گئے۔ احباب جماعت بس کے اڈہ پر موجود تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً و سہلاً و مرحبا کے نعروں سے محترم صاحبزادہ صاحب اور ارکان وفد کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور بس اڈہ سے ایک جلوس کی صورت میں اشعار پڑھتے ہوئے "کوسمبی" کے لئے روانہ ہوئے۔ کیونکہ اس گاؤں میں وفد کے قیام کا انتظام مولوی عبدالحلیم صاحب مرحوم کے مکان پر کیا گیا تھا۔

جلسہ سونگھڑہ

بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب سید بدرالدین صاحب نے جماعت کی طرف سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے اس کے جواب میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد خاکسار شریف احمد امینی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ انبیاء کی جماعتوں کو کس قسم کے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور سنت انبیاء کے ماتحت مصائب کے اس دور میں سے جماعت احمدیہ گزر رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بین دلیل ہے۔

بعد نماز عشاء لجنہ اماء اللہ کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے لجنہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا۔ مستورات بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں

جلسہ دعوال شاہی

۱۱رمئی کو دعوال شاہی جو کوسمبی سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ تھا۔ یہ جلسہ عبدالحلیم صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد احباب جماعت کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعلیم۔ رواداری اور قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے احباب جماعت کو مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس جلسہ میں خاکسار امینی نے "صداقت مسیح موعودؑ" پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔

مخالفین کی شر انگیزی

کوسمبی کے جلسہ کے بعد ہم نے "محی الدین پور" میں جلسہ کا پروگرام تھا۔ مگر وہاں

مخالفین نے شرارت اور فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے ہمارے مجوزہ مقام کے ملحق اپنا جلسہ شروع کردیا۔ چونکہ رات کا وقت تھا۔ اس لئے فتنہ سے بچنے کی غرض سے ہم نے اپنا جلسہ ملتوی کرایا۔ اور اُس کی بجائے کوسمبی کی مسجد میں ہی جلسہ کر لیا گیا۔ مخالفین کی فتنہ انگیزی کا خطرہ تھا۔ اس لئے صدر انسپکٹر صاحب پولیس صالح پور نے احتیاطاً چار زائد کانسٹیبل بھجوائے اور شام کو خود بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ پولیس کی بروقت احتیاطی تدبیر کی وجہ سے مخالفین دھوان شاہی میں شرارت نہ کرسکے۔ جس کے لئے ہم سب انسپکٹر صاحب پولیس صالح پور اور دیگر حکام کے ممنون ہیں۔

دھوان شاہی میں قیام کا انتظام جناب یوسف علی صاحب کے مکان پر تھا اور طعام کا انتظام مظہر احمد صاحب ابن عمر علی خاں صاحب مرحوم کے مکان پر تھا۔ دونوں دوستوں نے محترم صاحبزادہ صاحب اور ارکانِ وفد کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

روانگی از سونگھڑہ ورسیدگی چودوار حسب پروگرام ارکانِ وفد بذریعہ بس ۱۲ رمئی کی صبح ۸ بجے سونگھڑہ سے روانہ ہوئے اور ۱۰ بجے جگت پور پہنچ گئے وہاں مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ چودوار موجود تھے۔ ٹیکسی کا انتظام کیا گیا اور ارکان وفد ۱۱½ بجے چودوار پہنچ گئے۔ چودوار کی جماعت اُن افراد پر مشتمل ہے۔ جو ٹیکسٹائل ملز اور ٹیوب ویل مل میں کام کرتے ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کے لئے مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر کو مقرر کیا گیا ہے۔

بعد نماز عصر دار التبلیغ میں جماعت احمدیہ چودوار کی طرف سے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے جواب میں احباب کو عمل اور قربانی کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ چودوار شام کو ۷ ½ بجے بالوجی کلب چودوار“ کے قریب جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار امینی نے اردو میں اور مولوی مہدی ناصر صاحب نے ”اڑیہ زبان“ میں تقریر کی۔ اور کلکی اوتار کے ظہور کی بشارت سنائی۔ ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیم اور عمل پیش کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے معارفی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خصوصی تعلیم دربارہ احترام پیشوایانِ مذاہب کو پیش فرماتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک صلح پسند اور امن کو قائم کرنے والی جماعت ہے۔ حکومت وقت کی اطاعت و وفاداری اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ دوست جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ اور مزید معلومات کے لئے مقامی مبلغ سے میل ملاپ رکھیں۔ یہ جلسہ ۸ بجے شب ختم ہوا۔ رات قیام چودوار میں ہی رہا۔

روانگی از چودوار رسیدگی ”سیرلو“ پروگرام کے مطابق ۱۳ رمئی کی صبح بذریعہ رکشا کٹک کے لئے روانہ ہوئے۔ اور گیارہ بجے کٹک پہنچ گئے۔ کٹک میں چند گھنٹوں کے لئے جناب شرافت احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر قیام رہا۔ اور شام کے ۴½ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مع جناب سید مولوی محمد احمد صاحب پراونشل امیر۔ نائب امیر مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔ جناب عبدالقدیر صاحب سیکرٹری مال جناب شرافت خاں صاحب اور خاکسار امینی بذریعہ کار ”سیرلو“ کے لئے روانہ ہوئے۔ جو کٹک سے ۲۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سیرلو میں ایک چھوٹی سی مگر باثر جماعت ہے رات سیرلو میں ہی قیام رہا۔ ۱۴ رمئی کی صبح کو محترم صاحبزادہ صاحب نے دعاؤں کے ساتھ مسجد احمدیہ سیرلو کا سنگ بنیاد رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر و تکمیل کی جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روانگی برائے کوٹ پلہ ۱۴ رمئی کو ۷½ بجے صبح ارکانِ وفد سیرلو سے کٹک کے لئے روانہ ہوئے۔ اور جناب شرافت احمد خاں صاحب کے مکان پر مختصر سے قیام کے بعد بذریعہ بس ”کوٹپلہ“ کے لئے روانہ ہوئے۔ جو کٹک سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں جونہی بس کرڈاپلی اور پنکال کے بس سٹاپ کے پاس پہنچی۔ دونوں جماعتوں کے احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ اور اھلاً وسہلاً و مرحبا کہا اور مصافحہ کیا۔ بالآخر ۸½ بجے شب بس ”کوٹ پلہ“ کے بس سٹاپ ”بارسنگ“ پر پہنچی۔ تو کوٹپلہ کے احباب مکرم سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ کی قیادت میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ کوٹپلہ میں صاحبزادہ صاحب موصوف کے ہمراہ صرف خاکسار امینی تھا۔ جناب فضل الرحمٰن صاحب نائب امیر پراونشل ”کرڈاپلی“ میں ہی اُتر گئے۔ تاکہ وہاں کے انتظامات کا معائنہ کرسکیں۔ کیونکہ کرڈاپلی میں ۱۸-۱۹ رمئی کو ”آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس“ منعقد ہو رہی ہے۔

جلسہ کوٹپلہ و روانگی برائے پنکال ۱۵ رمئی کی صبح ۸½ بجے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کوٹ پلہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا“ نیز مد ”نشر و اشاعت“ میں جماعت کی طرف سے مبلغ بیس روپیہ بھی پیش کئے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

محترم صاحبزادہ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے احباب جماعت کو جماعت احمدیہ کی تعلیم پر عمل کرنے اور سلسلہ کی خاطر مزید قربانیوں کی تحریک کی۔ اسی جلسہ میں خاکسار امینی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا اڑیہ زبان میں ترجمہ جناب سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے سنایا۔

شام ۴½ بجے بذریعہ بیل گاڑی پنکال کے لئے روانہ ہوئے۔ جو کوٹپلہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور ۸ بجے شب پنکال پہنچ گئے۔ احباب جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کا شاندار استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے

جلسہ پنکال بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کے صحن میں جماعت کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ نیز مد ”نشر و اشاعت“ میں مبلغ پچاس روپے بھی جماعت کی طرف سے پیش کئے۔ اس سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ جو قوم قربانیاں کرتی ہے وہ اُس کا پھل پاتی اور ترقی کرتی ہے۔ آپ لوگ بھی سلسلہ کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیے۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل و کرم آپ پر نازل کرے گا۔ اور دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے گا۔ ہر نبی اور اُس کی جماعت کا اسوۂ حسنہ موجود ہے۔ اُس کی ہی اتباع جماعت احمدیہ کو کرنی ہوگی۔ جماعت کے لئے شاندار ترقی مقدر ہے۔ مگر کوشش کرو۔ کہ وہ ترقیات کا زمانہ جلدی اور ہماری زندگیوں ہی آئے۔

اس اجلاس میں خاکسار امینی نے بھی صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ مخالف وہی سلوک کرتے رہے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے مخالفین اسلام نے کیا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان لوگوں کی مخالفت کے باوجود ہر روز جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت اس سلسلہ کے سچا ہونے پر ایک روشن دلیل ہے۔ خود آپ کا یہ گاؤں صداقتِ احمدیت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ کہ اس گاؤں کے لوگ باوجود انتہائی مخالفت کے قریباً سب کے سب احمدیت کو قبول کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرو۔ ارکانِ اسلام کی پابندی کرو۔ نیک نمونہ دکھاؤ۔ تاکہ اردگرد کے علاقہ میں بھی احمدیت جلد پھیل جائے۔

۱۰½ بجے شب یہ جلسہ بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علےٰ ذالک۔

نوٹ:۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی تحریک چندہ نشر و اشاعت کے سلسلہ میں اب تک /۱۴۵ روپے وصول ہو چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔ سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ /۵۰ روپے
۲۔ جماعت احمدیہ سیرلو /۲۵ روپے
۳۔ جماعت احمدیہ پنکال /۵۰ ”
۴۔ جماعت احمدیہ کوٹپلہ /۲۰ ”
میزان /۱۴۵ ”

فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء
شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ
رکن وفد ۱۶-۵-۵۸

ایک مدرس کی فوری ضرورت

مدرسہ احمدیہ قادیان کے لئے ایک عربی دان معلم کی ضرورت ہے۔ خصوصیت سے علم منطق۔ فلسفہ اور عربی ادب کی تعلیمی مہارت رکھنے والے معلم کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ بالمقطعہ ایک سَو روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ رہائشی مکان مفت دیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ نیز غیر از جماعت معلموں کی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور مبلغ کی تصدیق کے ساتھ آنی ضروری ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

ولادتیں

۱۔ قادیان مورخہ ۵-۵۸ کو مکرمی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔
(۲) مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ باری پاری گام کشمیر کے ہاں ۵۸-۵-۲۰ کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دو مولودین کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میں نے حال ہی میں ڈاکٹری کی دکان بمقام کاموینکے کھولی ہے۔ احباب اس کے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد انور از کاموینکے منڈی۔

خطبہ جمعہ

اس زمانہ میں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی تڑپ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں پیدا ہوئی

دعا کرو کہ آپ کی یہ تڑپ ہمارے ذریعہ پوری ہو تا قیامت کے روز اسلام کی فتح کا جھنڈا ہم آپ کے قدموں میں ڈال سکیں

اور

آپ یہ جھنڈا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالتے ہوئے یہ کہہ سکیں کہ اے میرے آقا دراصل یہ تیری ہی فتح کا جھنڈا ہے

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ - فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۸ء - بمقام ربوہ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میری بیماری کے پچھلے تین سالوں میں جو کسی قدر مجھے صحت ہوتی تھی، وہ گو درمیان میں آکر رک گئی تھی۔ اور

بعض عوارض

شروع ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی گذارہ ہو جاتا تھا اور خیال تھا کہ اب کے پہاڑ پر جانے کی وجہ سے شاید اور زیادہ فائدہ ہو۔ لیکن اس سال گرمی اس غضب کی پڑی ہے کہ پچھلے سال جب ہم مئی کے مہینہ میں پہاڑ پر گئے تھے تو وہاں لحاف اوڑھ کر سوتے تھے۔ لیکن اس دفعہ پہاڑ پر بھی اتنی گرمی پہنچی ہے کہ وہاں بھی بغیر کپڑے کے سونا پڑا ہے۔ اس لئے پہاڑ پر جا کر جو فائدہ ہونا چاہیئے تھا۔ حاصل نہیں ہوا۔ یہاں تو انتہائی گرمی ہے۔ کل یہاں درجۂ حرارت ۱۱۲ تھا۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی میں اخبارات پڑھا کرتا تھا۔ تو ایک دفعہ اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ جیکب آباد میں درجۂ حرارت ۱۱۱ تک جا پہنچا ہے اور اس پر شور مچ گیا تھا کہ دوزخ کا منہ کھل گیا ہے ایک حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ سال میں دو دفعہ سانس لیتا ہے ایک سانس تو وہ گرمی میں لیتا ہے۔ اور ایک سانس سردی میں لیتا ہے۔ اس دفعہ بھی

گرمی اتنی شدید ہے

کہ کمزور آدمی اس کی برداشت کی طاقت نہیں رکھتا نوجوان آدمی تو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ آخر اس گرمی میں دوست روزے بھی رکھتے رہے ہیں۔ اور سارا مہینہ بعض لوگ درس بھی دیتے رہے ہیں اب تو کمزوری کی وجہ سے میں زیادہ کام نہیں کر سکتا لیکن اپنی جوانی کے زمانہ میں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ادھیڑ عمر میں یعنی ۱۹۲۲ء میں میں نے وہ درس دیا تھا۔ جو تفسیر کبیر سورۂ یونس تا کہف کی صورت میں چھپا ہوا ہے۔ اس وقت میری عمر ۳۴ سال کی تھی۔ اور قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرمانا ہے کہ وہ کہل میں باتیں کیا کرتے تھے۔ اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ۳۳ سال میں نبوت ملی تھی۔ اور باتیں کرنے سے یہی مراد ہے کہ آپ نبوت والی باتیں کیا کرتے تھے۔ ورنہ دو تین سال کی عمر میں سارے بچے باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس میں حضرت عیسے علیہ السلام کی کوئی فضیلت نہیں رہتی۔ عام طور پر نبوت ۴۰ سال کے بعد ملتی ہے۔ لیکن اس زمانہ میں لوگوں کو جلد پیغام پہنچانے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ۳۳ سال کی عمر میں ہی نبوت کا مقام عطا کر دیا گیا تھا۔ اور ۱۹۲۲ء میں میری عمر ۳۴ سال کی تھی۔ یعنے

وہ کہولت کی عمر تھی

گو درحقیقت یہی عمر جوانی کی انتہائی طاقت کی ہوتی ہے۔ ورنہ جس عمر کو عرف عام میں جوانی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک رنگ میں بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ بہرحال جب میری عمر ۳۴ سال کی تھی تو میری یہ حالت تھی کہ میں

رمضان کے مہینہ میں

روزہ رکھ کر درس دیا کرتا تھا۔ اور یہ درس میں ۹ بجے صبح سے شروع کیا کرتا تھا۔ اور شام کو ساڑھے پانچ بجے کے قریب ختم کیا کرتا تھا اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ روزہ کھول کر میں نے پھر درس بند کیا مجھے یاد ہے کہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ درس ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ اذان ہو گئی۔ ہم نے روزہ کھولا۔ نماز پڑھی۔ اور پھر دوبارہ درس دینا شروع کر دیا۔ لیکن اب یہ ہوا کہ رمضان آیا۔ تو میں نے کہا رمضان میں

قرآن کریم کی زیادہ تلاوت

کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس مہینہ میں تلاوت قرآن کریم شروع کر دی اور بارہ سیپارہ روزانہ کی تلاوت کی۔ بعض دفعہ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے میں بیہوش ہو چلا ہوں۔ لیکن پھر بھی ہمت کر کے پڑھتا چلا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دیدی۔ کہ میں نے ارادہ پورا کر لیا۔ اور آخری شام تک برابر بارہ پارے قرآن کریم کے پڑھتا رہا۔ یوں حافظ تو شاید اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہوں۔ چونکہ انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا ہوتا ہے اس لئے وہ جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ تلاوت کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیا تلاوت کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کے

ایک مخلص دوست

مولوی عبد القادر صاحب مرحوم تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی اور حکیم محمد عمر صاحب کے والد تھے۔ وہ بڑے نیک انسان تھے۔ لیکن جب قرآن کریم پڑھا کرتے تو اتنی جلدی جلدی پڑھتے کہ پتہ نہیں لگتا تھا۔ کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ لیکن اگر قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے تو بارہ سیپارے روزانہ پڑھ لینا بڑی ہمت کا کام ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جو حصہ زیادہ کثرت سے پڑھا ہوتا ہے۔ وہ نسبتاً جلدی نظر سے گذر جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی آخری سورتیں مجھے اکثر یاد تھیں۔ اگرچہ اب میں ان میں سے کچھ حصہ بھول گیا ہوں۔ لیکن پھر بھی جب میں ان پر پہنچا تھا۔ تو میری رفتار بہت تیز ہو جاتی تھی شروع میں رفتار کمزور ہوتی تھی۔ کیونکہ صحت کی کمزوری کی وجہ سے توجہ بٹ جاتی تھی۔ مگر آخری حصہ باوجود بیماری کے جلدی گذر جاتا تھا۔

پس یہ گرمی ایک استثنائی صورت میں پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ

اپنے مومن بندوں کی حفاظت

کرے۔ کیونکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ گرمی دوزخ کا ایک نمونہ ہے میں نے بتایا ہے کہ پچھلے سال ہم مئی میں پہاڑ پر گئے۔ اور وہاں ہم لحاف لے کر سوتے تھے لیکن اس دفعہ وہاں دروازے اور کھڑکیاں کھول کر سونا پڑتا تھا۔ اسی طرح پچھلے سال وہاں کا ٹمپریچر ۸۰ درجہ سے بھی کم تھا۔ لیکن اس دفعہ ۹۴ تھا۔ اور یہ بہت بڑا فرق ہے۔ بہرحال آج

شوریٰ کا اجلاس

بھی ہے۔ اور دوستوں کو وہاں جانا پڑے گا اس لئے میں دوستوں سے کہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری شوریٰ میں برکت ڈالے اور ہمیں ایسا کام کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل جائے۔ اور یہ کام اس چھوٹی سی جماعت سے نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کی مدد سے ہی ہو سکتا ہے۔ اصل میں تو چھوٹے چھوٹے کام بھی

خدا تعالیٰ کے فضل سے

ہی ہو سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر کام جس میں کچھ نہ کچھ اہمیت نظر آتی ہو۔ اس سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔ اس کے معنے یہی ہیں۔ کہ درحقیقت سب کام خدا تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں لیکن دنیا کو دلائل اور قرآن کریم کے ساتھ فتح کرنا تو بہت بڑا کام ہے۔ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا۔ (فرقان ع ۳) یعنے ہمارے رسول نے ہمارے پاس فریاد کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے اب بتاؤ کہ جس قرآن کو مسلمان بھی اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک رہے ہوں اس قرآن کو اپنے ہاتھ میں لے کر ان عیسائیوں میں نکل جانا۔ جو انیس سو سال سے برابر اسلام کو مٹانے کے لئے زور لگا رہے ہیں۔ اور اسلام اور قرآن کریم کو دوبارہ قائم کرنا کیا کوئی معمولی بات ہے۔ اس کے لئے تو ہمیں ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغوں کو کامیاب کرے۔ اور دوسرے نوجوانوں کو بھی جن میں طاقت اور ہمت ہے خدا تعالیٰ توفیق دے کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کرنے کیلئے آگے نکل آئیں۔ میں نے اس غرض کے لئے

وقف جدید کی تحریک

جاری کی تھی۔ اور امید تھی کہ واقفین بڑا اچھا کام کریں گے۔ اور گو اس کو جاری ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض لوگ کو باہر گئے ہوئے دو دو ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر جو نتائج ابھی تک ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ کوئی خوش کن نہیں ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال مارچ کے مہینے میں ۷۰۰ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ لیکن اس سال مارچ کے مہینہ میں صرف ۱۰ کی بیعت ہوئی ہے۔ گویا وقف جدید کے اجراء کے بعد بیعت آدھی رہ گئی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے صحیح معنوں میں کوشش نہیں کی۔ ورنہ بیعت کا نہ صرف پہلا معیار قائم رہنا چاہیئے تھا بلکہ اس سے بھی ترقی کرنا چاہیئے تھا۔ اگر یہ لوگ ہماری توقع کے مطابق کام کریں۔ اور جماعت کے دوست بھی اپنے فرائض کو سمجھیں اور

خدا اور اس کے رسول کا پیغام

لوگوں تک پہنچانے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ لوگوں پر اثر نہ ہو۔ دیکھو تو اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا تھا۔ جبکہ منافق مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ اب تمہاری خیر نہیں۔

احادیث میں آتا ہے

کہ منافق کھلے بندوں کہتے پھرتے تھے۔ کہ اب تو مسلمان عورتوں کو باہر پاخانہ پھرنے کو بھی جگہ نہیں ملتی۔ اور یہ لوگ مکہ فتح کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ مگر دیکھو ابھی چند سال بھی نہیں گزرے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہؓ کے ساتھ مکہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت مکہ والے ایسے گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے فتح مکہ سے چند دن پہلے ابوسفیان کو مدینہ بھیجا۔ تاکہ صلح حدیبیہ والے معاہدہ کی ابتدا اس دن سے

شمار کی جائے۔ جب ابوسفیان اس کی توثیق کر دے اور وہ مسلمانوں کو مکہ پر حملہ کرنے سے باز رکھے۔ ان لوگوں کی یہ تشویش اس لئے پیدا ہوئی کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ عرب قبائل میں سے جو چاہیں مکہ والوں سے مل جائیں۔ اور جو چاہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائیں۔ اور یہ کہ دس سال تک دونوں فریق کو ایک دوسرے کے خلاف لڑنے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ ایک فریق دوسرے فریق پر حملہ کر کے معاہدہ کو توڑ دے۔ اس معاہدہ کے ماتحت عرب کا قبیلہ بنو بکر مکہ والوں کے ساتھ مل گیا تھا اور خزاعہ قبیلہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گیا تھا۔ صلح حدیبیہ پر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد بنو بکر نے قریش مکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے معاہد قبیلہ خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے کئی آدمی مار ڈالے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ اور آپ کو اس کا یقیناً علم ہوگا تو آپ

معاہدہ کی حرمت

کو قائم رکھنے کی خاطر مکہ والوں پر حملہ کر دینگے چنانچہ انہوں نے چاہا کہ پیشتر اس کے کہ مدینہ میں اس معاہدہ شکنی کی خبر پہونچے ابوسفیان وہاں جائے اور اسبارے میں کوشش کرے۔ مگر پیشتر اس کے کہ قریش مکہ کی اس عہد شکنی کی مدینہ میں اطلاع پہونچی حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات تہجد کے وقت جب وضو کرنے کے لئے اُٹھے تو میں نے سنا۔ کہ آپ بلند آواز سے فرما رہے ہیں۔ لبیک۔ لبیک۔ لبیک۔ اور پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا نصرت۔ نصرت۔ نصرت۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا فقرات فرمائے ہیں۔ یہ تو ایسے الفاظ ہیں جیسے آپ کسی شخص سے گفتگو فرما رہے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ابھی دیکھا ہے۔ کہ خزاعہ کا ایک وفد میرے پاس آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ قریش نے بنو بکر کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیا ہے۔ آپ معاہدہ کے مطابق ہماری مدد کریں۔ اور میں نے کہا ہے کہ میں تمہاری مدد کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ تیسرے دن اس قبیلہ کے نمائندے مدینہ پہنچ گئے۔ اور انہوں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ بعد میں ابوسفیان آیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہیں تھا اس لئے وہ کوئی معاہدہ نہیں تھا۔ اب میں نئے سرے سے معاہدہ کرنا چاہتا ہوں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ آخر اس نے بے وقوفی سے خود ہی مسجد میں جا کر یہ اعلان کر دیا کہ چونکہ میں اس معاہدہ میں شامل نہیں تھا۔ اور میں مکہ کا رئیس ہوں اسلئے وہ معاہدہ درست نہیں ہو سکتا۔ اب میں نئے سرے سے معاہدہ کرتا ہوں۔ یہ بات سنکر مسلمان اس کی بے وقوفی پر ہنس پڑے۔ اور وہ سخت شرمندہ ہوا۔ بعد میں ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے حضرت علی رضہ نے کہا تھا کہ تم مسجد میں جا کر اس قسم کا اعلان کر دو۔ خدا تعالے بنو ہاشم کا بُرا کرے۔ انہوں نے مجھے ذلیل کیا ہے۔ چونکہ بنو ہاشم اور بنو امیہ دونوں خاندانوں میں دیر سے رقابت چلی آتی تھی اسلئے ابوسفیان نے خیال کیا کہ حضرت علی رضہ نے اس مخالفت کی وجہ سے مجھے یہاں مسلمانوں کے سامنے ذلیل کیا ہے۔ لیکن یہ بیان صرف ابوسفیان کا سے جو اُس وقت کافر تھا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس پر یقین کیا جائے۔

اس کے بعد

ابوسفیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کی طرف آیا۔ اس کی ایک بیٹی حضرت ام حبیبہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیاہی ہوئی تھیں۔ وہاں ایک گدا بچھا ہوا تھا۔ وہ اس پر بیٹھنے لگا۔ تو حضرت ام حبیبہؓ نے وہ گدا اس کے نیچے سے کھینچ لیا۔ ابوسفیان نے کہا۔ بیٹی میں اس گدا کے قابل نہیں ہوں یا یہ گدا میرے قابل نہیں ہے۔ اس نے یہ خیال کیا کہ چونکہ میں بڑا آدمی ہوں اس لئے شاید میری بیٹی نے میرے اعزاز کی وجہ سے یہ گدا اُٹھا لیا ہے۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا ماں میرے باپ! معاف کرنا تم میرے باپ ہو اور ادب کی جگہ ہو۔ مگر اس گدا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے ہیں۔ اور تم ایک مشرک اور ناپاک شخص ہو۔ سو میں اس گدا پر جس پر خدا تعالے کا رسول نماز پڑھا کرتا ہے۔ خدا تعالے کے دشمن کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ ابوسفیان جھٹ کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا۔ میری بیٹی تو تو میرے بعد بہت بگڑ گئی ہے۔ (اصابہ جلد ۲ صفحہ ۵۸)

اس کے بعد ابوسفیان مکہ والوں کو اپنی ناکامی کی خبر دینے کے لئے واپس لوٹا۔ اور ادھر اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ کے قریب خیمہ زن ہو گیا۔ مکہ والے چونکہ بہت زیادہ خوف زدہ تھے۔ انہوں نے

ابوسفیان کو پھر اس بات پر آمادہ کیا

کہ وہ دوبارہ مسلمانوں کے پاس جائے اور انہیں جنگ سے باز رکھے۔ مگر مکہ سے تھوڑی دور نکلنے پر ہی ابوسفیان نے رات کے وقت جنگل کو آگ سے روشن پایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ہر خیمہ کے [illegible] آگ روشن کی جائے۔ ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا یہ فلاں قبیلہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا۔ اس قبیلہ کے لوگ تو بہت تھوڑے ہیں۔ اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ وہ نہیں ہو سکتے۔ ساتھیوں نے پھر کہا۔ یہ فلاں قبیلے کے لوگ ہوں گے۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اس قبیلہ کے لوگ بھی بہت تھوڑے ہیں۔ یہ ان سے بہت زیادہ ہیں۔ ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ اندھیرے میں سے آواز آئی۔ ابو حنظلہ (یہ ابوسفیان کی کنیت تھی) ابوسفیان نے آواز پہچان کر کہا عباس تم یہاں کہاں؟ انہوں نے جواب دیا سامنے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر

پڑا ہے۔ ابوسفیان گھبرا گیا اور اپنی سواری پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اب میری شامت آگئی ہے۔ کیونکہ میں نے ساری عمر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دُکھ دیا ہے۔ حضرت عباسؓ جو ابوسفیان کے گہرے دوست تھے اور پہرہ پر مقرر تھے انہوں نے کہا۔ کمبخت! جلدی سے میرے پیچھے سواری پر بیٹھ جا۔ ورنہ عمرؓ تو میرے پیچھے آ رہا ہے وہ تیری خبر لے گا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ اور گھوڑا دوڑاتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے۔ وہاں پہنچے پہنچے

ابوسفیان مبہوت سا ہو چکا تھا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھی تو حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ عباس تم ابوسفیان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اپنے پاس رکھو۔ صبح میرے پاس لانا۔ چنانچہ ابوسفیان ساری رات حضرت عباسؓ کے پاس رہا۔ جب صبح اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو فجر کی نماز کا وقت تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور دس ہزار کا لشکر پیچھے صف باندھے کھڑا تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کے لئے اپنا سر جھکایا تو دس ہزار مسلمان آپ کی اتباع میں نیچے جھک گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رکوع سے کھڑے ہوئے تو دس ہزار مسلمان کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گرے تو دس ہزار افراد سجدہ میں گر گئے۔ پھر سجدہ سے اُٹھے تو دس ہزار افراد سجدہ سے اُٹھ بیٹھے۔ پھر دوبارہ سجدہ کے لئے جھکے تو

دس ہزار افراد سجدہ میں جھک گئے

پھر سجدہ سے اُٹھ کر تشہد کیلئے بیٹھے تو دس ہزار افراد تشہد میں بیٹھ گئے۔ ابوسفیان نے سمجھا کہ شاید میرے لئے یہ کوئی نئی قسم کا عذاب تجویز ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے حضرت عباسؓ سے جو پہرہ پر مقرر ہونے کی وجہ سے نماز میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ابوسفیان گھبراؤ نہیں۔ یہ تمہارے مارنے کی تیاری نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں۔ اور یہ مسلمان تو ایسے ہیں کہ اگر آپ فرمائیں کہ کھانا چھوڑ دو تو وہ کھانا بھی چھوڑ دیں۔ ابوسفیان پر

اس بات کا بہت اثر ہوا

اور اس نے کہا۔ میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا دربار بھی دیکھا ہے لیکن ان کی قوموں کو بھی میں نے ان کا ایسا فدائی نہیں دیکھا جیسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت اس کی فدائی ہے کہ آپ نیچے جھکے تو سب لوگ جھک گئے۔ سجدہ میں گرے تو سب لوگ سجدہ میں چلے گئے۔ تشہد کے لئے بیٹھے تو سب لوگ تشہد میں بیٹھ گئے۔ یہ بے نظیر اطاعت ہے جو میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔ جب نماز ختم ہو چکی تو حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم مجھے اللہ تعالے کا رسول تسلیم کر لو۔

ابوسفیان نے کچھ تردد کا اظہار کیا۔ لیکن پھر کچھ خوف کی وجہ سے اور کچھ حضرت عباسؓ کے زور دینے کی وجہ سے اس نے بیعت کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

پھر اس نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا رسول اللہ آپ تو بڑے مہربان ہیں۔ مکہ والے آپ کے رشتہ دار ہیں۔ کوئی

ان کے بچاؤ کی صورت

ہو سکتی ہے یا نہیں؟

آپ نے فرمایا۔ ہر شخص جو اپنے گھر کے دروازے بند کر لے گا اُسے امن دیا جائے گا

حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کی عزت کا کچھ سامان کر دیا جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے بھی امن دیا جائے گا۔

ابوسفیان نے کہا۔ یا رسول اللہ میرا گھر کتنا بڑا ہے؟ اس میں تو سب لوگ نہیں آ سکتے۔ بے شک جو لوگ اندر آ گئے وہ تو امن میں آ جائیں گے مگر باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ جو شخص خانہ کعبہ میں گھس جائے گا اُسے بھی امن دیا جائے گا۔

ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ خانہ کعبہ بھی سارے مکہ والوں کو اپنے اندر نہیں سما سکتا۔ اور نہ ہی ہر شخص اعلان سُن سکتا ہے۔ کوئی ایسی صورت پیدا کی جائے جو ہر شخص کو نظر آ جائے۔

آپ نے فرمایا۔ اچھا کچھ کپڑا لاؤ۔ چنانچہ کپڑا لایا گیا۔ اور آپ نے

اس کا ایک جھنڈا بنایا

اور وہ جھنڈا ابو رویحہؓ کے ہاتھ میں دیا۔ جن کو آپؐ نے حضرت بلالؓ کا بھائی بنایا ہوا تھا۔ اور فرمایا جو شخص اس جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا۔ اسے بھی پناہ دی جائیگی۔ اس حکم میں کیا ہی لطیف حکمت تھی۔ مکہ والے حضرت بلالؓ کے پیروں میں رسہ ڈال کر انہیں تپتی ریت

پر لٹا کر ان کے سینہ پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ دیتے تھے۔ یونانیت کو داکر تے تھے۔ چنانچہ ان کی پیٹھ کا رنگ گرگٹ کی پیٹھ کا سا ہو گیا تھا۔ اور وہ بالعموم اپنی پیٹھ دوسرے لوگوں کو دکھایا کرتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ آج بلال رضؓ کا دل انتقام کی طرف بار بار مائل ہوتا ہوگا۔ اس لئے اس کا انتقام لینا بھی ضروری ہے۔ لیکن میرا انتقام شاندار ہونا چاہیئے۔

میری شانِ نبوت یہ ہے

کہ میں سب کو معاف کردوں۔ لیکن بلال رضؓ خیال کرے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے بھائیوں کو تو معاف کر دیا۔ اور میرا انتقام یونہی رہا۔ اس حکمت کے پیش نظر آپ نے ایک جھنڈا بنا کر آپ کے ایک بھائی کے ہاتھ میں دیا۔ اور فرمایا جو شخص اس جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا۔ اسے بھی امن دیا جائے گا۔ اور بلال رضؓ کو کہا کہ تم ساتھ ساتھ یہ اعلان کرتے جاؤ۔ تا وہ سمجھ لیں کہ آج میری وجہ سے مکہ والوں کو معاف کیا گیا ہے۔ یہ انتظام فرما کر آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے حضرت خالد رضؓ کو ایک دوسری جانب سے شہر میں داخل ہونے کا ارشاد فرمایا تھا اور انہیں سختی سے حکم دیا تھا کہ جب تک کوئی شخص تم سے لڑائی نہ کرے۔ تم نے کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ لیکن جس طرف سے

حضرت خالد رضؓ

مکہ میں داخل ہوئے۔ غالباً اس طرف امن کا پیغام نہیں پہنچا تھا۔ اس لئے اس علاقہ کے لوگوں نے حضرت خالد رضؓ کا مقابلہ کیا جس میں ان کے ۲۴ آدمی مارے گئے۔ کسی نے دوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچادی آپؐ نے حضرت خالد رضؓ کو بلایا۔ اور سرزنش کی حضرت خالد رضؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی ندا مجھے یاد ہے۔ لیکن ان لوگوں نے ننگی تلواروں کے ساتھ ہمارا راستہ روکا۔ اور ہم پر حملہ کیا اگر یہ لوگ ہم پر حملہ نہ کرتے تو میں کبھی ان لوگوں کو قتل نہ کرتا۔ بہر حال اس خفیف سے واقعہ کے سوا اور کوئی واقعہ نہ ہوا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوگئے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس آکر کھڑے ہوئے تو مکہ کے سارے رؤسا، جو آپ پر تھوکا کرتے تھے اور آپ کو مارا اور دکھ دیا کرتے تھے آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ اے مکہ کے لوگو تمہیں یاد ہے کہ میں نے

توحید کا نعرہ بلند کیا

اور تم نے مجھے گالیاں دیں۔ میں نے خدائے واحد کی پرستش کے لئے تمہیں کہا۔ اور تم نے مجھ پر جھوٹے الزامات لگائے۔ میں نے تم کو نیکی اور تقوے کی تعلیم دی۔ مگر تم نے کہا کہ یہ شخص روپیہ کمانا چاہتا ہے یا شاید کسی خوبصورت عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

لیکن خدا نے میری مدد کی۔ میں اکیلا تھا اور تم ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ سارا عرب تمہارے ساتھ تھا۔ تم نے دیکھ لیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے نشانات کس طرح نقطہ بلفظ پورے ہوئے۔ اب بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔ مشرکین مکہ کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے

حضرت یوسفؑ کا واقعہ

کہیں سے سنا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم کیا کہیں۔ جو سلوک یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا وہی سلوک آپ ہم سے کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم آج تم پر کوئی گرفت نہیں کی جاتی۔ جاؤ میں نے تم سب کو معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ مکہ والے خوش خوش اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اور مسلمانوں کی تلواریں اپنے میانوں کے اندر ہی چلی گئیں۔ وہ تو چاہتے تھے۔ کہ آج مشرکین مکہ کو تلواروں سے ریزہ ریزہ کردیں۔ آخر وہ واقعات جو ان کے سامنے گزرے تھے۔ ان کی آنکھوں کے آگے پھر رہے تھے۔ ایک دفعہ

آپ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے

کہ کسی نے آپ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھری لا کر رکھدی وہ کافی بوجھل تھی۔ اس کے بوجھ کی وجہ سے اس وقت تک آپ اپنا سر نہ اٹھا سکے۔ جب تک کہ حضرت فاطمہ رضؓ نے جو ابھی چھوٹی عمر کی تھیں، دوڑ کر آپ سے اوجھری کو نہ ہٹایا۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے۔ کہ لوگوں نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضؓ وہاں آ گئے اور انہوں نے آپ کو چھڑایا اور کہا اے لوگو۔ کیا تم ایک شخص کو صرف اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے۔ خدا میرا آقا ہے۔ آخر یہ تم سے کچھ مانگتا تو نہیں۔ صرف یہ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ اس کی عبادت کرو۔ مگر تم اسے مارنے لگ جاتے ہو۔ یہ ان لوگوں کی حالت تھی۔ اور تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ان دکھی مسلمانوں کو خدا تعالےٰ نے

مشرکین مکہ پر غلبہ عطا کر دیا

تو ان کے دلوں کی کیا حالت ہوگی۔ مگر اس کے باوجود جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو معاف کر دیا تو انہوں نے بھی انہیں معاف کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن رضؓ جنگ بدر کے بعد ایمان لائے تھے۔ جنگ بدر کے بعد انہوں نے ایک دن حضرت ابوبکر رضؓ کو سنایا کہ آپ ایک دفعہ دوسرے حملہ کرتے ہوئے ہمارے لشکر تک پہنچ گئے تھے۔ اور میں ایک پتھر کے پیچھے

چھپا ہوا تھا۔ تلوار میرے میرے ہاتھ میں تھی اور اگر میں چاہتا تو آپ پر حملہ کر سکتا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ آپ میرے باپ ہیں۔ اسلئے میں نے اپنا ارادہ فسخ کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا۔ تیری قسمت اچھی تھی کہ تو مجھے نظر نہ آیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو میں تیری بوٹیاں اڑا دیتا۔ اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کرتا کہ تو میرا بیٹا ہے اب آپ لوگ دیکھ لیں کہ ایسے غیرت مند لوگوں کے لئے اہلِ مکہ کو معاف کرنا کسقدر مشکل تھا۔ لیکن انہوں نے معاف کیا۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی جنہیں معاف کیا گیا تھا یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی اور وہ حیران ہوئے کہ انہیں کیسے معاف کیا گیا ہے

ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضؓ

ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تھا کہ ان کے بعض ظالمانہ فتنوں اور ظلموں کی وجہ سے انہیں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ ڈر کے مارے حبشہ کی طرف بھاگ گیا اس کی بیوی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ آپ کے چچا کا بیٹا عکرمہ آپ کے ماتحت رہے یا یہ اچھا لگتا ہے کہ وہ حبشہ جاکر عیسائیوں کے ماتحت رہے۔ آپ نے فرمایا وہ بیشک یہاں رہے۔ ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے۔ ہم اسے

معاف کرتے ہیں

اس نے کہا۔ وہ ساحل سمندر کی طرف بھاگ کر چلا گیا ہے۔ اور اس انتظار میں ہے۔ کہ اسے کوئی کشتی مل جائے۔ تو وہ اس میں سوار ہو کر حبشہ چلا جائے۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں جاؤں جاکر اسے واپس مکہ لے آؤں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں میں اجازت دیتا ہوں تم بڑی خوشی سے اسے واپس لے آؤ۔ عکرمہ کی بیوی نے پھر کہا یا رسول اللہ وہ بڑا غیرت مند ہے شاید آپ کے دل میں یہ خیال ہو کہ وہ یہاں رہ کر مسلمان ہو جائے گا۔ وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ کیا آپ اس امر کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر قائم رہ کر یہاں رہے آپ نے فرمایا۔ وہ بیشک اپنے مذہب پر قائم رہے ہم اسے

مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کریں گے

چنانچہ وہ عکرمہ کے پیچھے ساحل سمندر پر پہنچی۔ عکرمہ ابھی کسی کشتی پر سوار نہیں ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے میرے چچا کے بیٹے (عرب عورتیں اپنے خاوندوں کو چچا کا بیٹا کہا کرتی تھیں) کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تو اپنے بھائی کے ماتحت رہے یا یہ بات

اچھی لگتی ہے کہ تو کسی غیر ملک میں جاکر کسی غیر بادشاہ کے ماتحت رہے۔ عکرمہ نے کہا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر میں مکہ میں رہا۔ تو میں مارا جاؤں گا۔ بیوی نے کہا نہیں۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کر لی ہے۔ اگر تو مکہ میں واپس چلا جائے گا۔ تو تجھے مارا نہیں جائے گا تجھے پناہ دی جائے گی۔ عکرمہ کہنے لگے۔ تو مجھ سے دغا تو نہیں کر رہی۔ وہ کہنے لگی۔ کیا میں اپنے خاوند سے دغا کروں گی۔ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اس بارہ میں اجازت حاصل کر کے آئی ہوں۔ چنانچہ عکرمہ مان گئے۔ اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ مکہ واپس آ گئے۔ مکہ آکر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا۔ مجھے تیری باتوں پر تب یقین آئیگا جب وہ باتیں جو تو نے کہی ہیں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے منہ سے کہلوا دے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ راست باز انسان ہیں جھوٹ نہیں بولتے۔ چنانچہ ان کی بیوی انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ عکرمہ رضؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ اب آپ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ٹھیک کہتی ہے۔ انہوں نے کہا میری بیوی نے مجھے یہ بات بھی بتلائی ہے کہ آپ مجھے مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کریں گے۔ کیا یہ بات بھی سچ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔

حضرت عکرمہ حیران ہوئے

اور انہوں نے سمجھ لیا کہ جو شخص اتنے شدید دشمنوں کو بھی معاف کر سکتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات سنتے ہی فوراً کہا

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و
اشھد ان محمداً عبدہٗ
و رسولہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عکرمہ یہ کیا بات ہے۔ عکرمہ رضؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں آج تک آپ کا مخالف تھا۔ اور مجھے یقین نہیں تھا کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ لیکن آج آپ نے جو سلوک مجھ سے کیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے رسولوں کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ میرے باپ اور دوسرے رشتہ داروں نے آپ کو تنگ کیا۔ آپ کو مارا۔ اور کئی مسلمانوں کو قتل کیا۔ اور پھر یہیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ ہماری بعض عورتوں نے مسلمان شہیدوں کے کلیجے نکلوا کر کچے چبائے۔ آپ کی بیٹی کو مدینہ جاتے ہوئے اونٹ سے گرایا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ اور وہ خود بھی اسی صدمہ کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔

ان سب باتوں کے باوجود جب آپ کو غلبہ ملا تو

آپ نے ہم سب کو معاف کر دیا

یہ کام خدا تعالیٰ کے رسولوں کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا۔ آپ کا یہ سلوک دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اسی لئے میں نے کلمہ پڑھا ہے۔

پھر دیکھو تو حضرت عکرمہؓ کا وہ کلمہ پڑھنا کیسا سچا تھا۔ ایک موقعہ پر جب حضرت

عمرؓ کے زمانہ میں

رومیوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوئی تو حضرت خالدؓ نے کہا دشمن کی ہراول فوج ساٹھ ہزار کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف ساٹھ مسلمان میرے ساتھ جائیں اور وہ مسلمان ایسے ہوں جو جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے انہیں سمجھایا کہ خالدؓ یہ بہت بڑی قربانی ہے سارے چیدہ چیدہ مسلمان مارے جائیں گے مگر حضرت خالدؓ نے کہا اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو ہمارا دشمن پر رعب نہیں پڑے گا۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ مان گئے۔ اور جو ساٹھ آدمی منتخب کئے گئے۔ ان میں حضرت عکرمہؓ بھی شامل تھے اس جنگ میں رومی لشکر کا کمانڈر انچیف ایک ایسا شخص تھا جس سے بادشاہ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں جنگ جیت گیا تو وہ اسے اپنی آدھی سلطنت دیدے گا اور اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دیدے گا۔ چنانچہ ساٹھ آدمی حملہ کے لئے چلے گئے۔ ان میں

حضرت فضل بن عباسؓ

بھی شامل تھے۔ ان لوگوں نے رومی لشکر پر اس تیزی سے حملہ کیا کہ گو دشمن ۶۰ ہزار کی تعداد میں تھا اور یہ صرف ۶۰ افراد تھے۔ مگر دشمن گھبرا گیا اور یہ نہ سمجھ سکا کہ یہ ساٹھ آدمی انسان ہیں یا جن ہیں۔ یہ لوگ لشکر کے بیچ میں گھس گئے اور اس جگہ پر پہنچ گئے۔ جہاں کمانڈر انچیف تھا اور وہاں جاکر اسے ٹانگ سے پکڑ کر سواری سے نیچے گھسیٹ لیا اور اُسے مار ڈالا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارا لشکر بھاگ گیا۔ مگر کمانڈر انچیف پر حملہ کرنا آسان نہیں تھا۔ یہ سارے لوگ یا تو زخمی ہوگئے یا ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ چند زخمی صحابہؓ ایک جگہ پڑے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص پانی لے کر وہاں پہنچا حضرت عکرمہؓ کی اسلام لانے سے

پہلے بھی بڑی شان تھی

اور اسلام لانے کے بعد بھی بڑی شان تھی۔ اس لئے وہ پہلے ان کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ عکرمہ آپ شدید پیاسے معلوم ہوتے ہیں۔ تھوڑا سا پانی پی لیں۔ حضرت عکرمہؓ نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو حضرت فضل بن عباسؓ بھی زخمی پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس شخص کو کہا مجھے نظر آرہا ہے کہ اس وقت میرا ایک اور ساتھی پانی کا سخت محتاج ہے وہ مجھ سے پہلے اسلام لایا ہے۔ اس لئے مجھ سے زیادہ مستحق ہے۔ تمہیں خدا کی قسم پہلے انہیں پانی پلاؤ پھر میرے پاس آنا۔ چنانچہ وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے پانی پینے کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے بھی پاس والے زخمی صحابی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ

پہلے انہیں پانی پلاؤ

پھر میرے پاس آؤ۔ وہ سات صحابہؓ تھے پانی پلانے والا شخص پانی لے کر ساتوں کے پاس باری باری گیا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا جب آخری صحابی کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ اور جب وہ واپس عکرمہؓ کے پاس آیا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے۔ تو دیکھو اتنے شدید دشمن کو بھی خدا تعالیٰ نے کس قدر مخلص بنا دیا تھا۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کر لیں اور ایسے اعمال بجا لائیں۔ جن سے لوگوں کی دشمنی دور ہوجائے اور ہماری محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دین کے معاملہ میں مداہنت سے کام لیا جائے۔ یہ کام تو منافق بھی کرسکتا ہے۔

حقیقی ایمان کی علامت

یہ ہے کہ جہاں اپنوں اور بیگانوں سے حسن سلوک کیا جائے وہاں دین کے معاملہ میں ایسی غیرت رکھی جائے کہ اگر عزیز سے عزیز وجود کو بھی خدا تعالیٰ کے لئے ترک کرنا پڑے تو انسان اسے فوراً ترک کردے۔ صحابہ کو دیکھو انہوں نے اپنے ایمان کا کیسا مظاہرہ کیا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے ایک موقعہ پر کہا تھا۔ اور قرآن میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ کہ مجھے مدینہ میں داخل ہو لینے دو مدینہ کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود سب سے زیادہ ذلیل شخص یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دیگا۔ (منافقون ع ۱) یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کا بیٹا۔ جس کا پہلا نام حباب تھا۔ مگر بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بھی عبداللہ رکھ دیا تھا بھاگتا ہوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ

میرے باپ نے ایسی بات کہی ہے

اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کی سزا سوائے قتل کے اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ میں صرف یہ درخواست کرنے کے لئے آیا ہوں کہ اگر آپ نے اسے قتل کرانا ہو تو مجھ سے کرائیں تا ایسا نہ ہو کہ کوئی اور صحابی اسے قتل کرے تو بعد میں کسی وقت مجھے جوش آجائے اور میں اسے قتل کر بیٹھوں اس لئے کہ اس نے میرے باپ کو مارا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔ اب گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہ گناہ معاف کر دیا تھا مگر اس کے بیٹے نے اسے معاف نہ کیا۔ جب لشکر مدینہ کو واپس چلا۔ تو اس کا بیٹا جلدی سے آگے نکل کر شہر کے دروازہ پر کھڑا ہوگیا تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ جب

عبداللہ بن ابی بن سلول

مدینہ میں داخل ہونے لگا تو اس کے بیٹے نے کہا میں تمہیں اس وقت تک شہر میں داخل نہیں ہونے دونگا جب تک تو یہاں کھڑا ہو کر اس بات کا اقرار نہ کرے کہ تو مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل انسان ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے سب سے زیادہ معزز شخص ہیں۔ اگر تو نے اس بات کا اقرار نہ کیا تو خدا کی قسم میں اس تلوار سے تیرے ٹکڑے کر دونگا اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کروں گا کہ تو میرا باپ ہے۔ بیٹے کے منہ سے یہ بات سنکر وہ بہت گھبرایا اور جھٹ گھوڑے سے اتر آیا اور مدینہ کے دروازہ میں کھڑا ہو کر اس نے کہا سارے لوگو سن لو اور گواہ رہو کہ میں مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل انسان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے سب سے زیادہ معزز انسان ہیں۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے کہا۔ اب تم اندر جاسکتے ہو ورنہ خدا کی قسم اگر تم یہ اقرار نہ کرتے تو میں تمہیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیتا بلکہ یہیں تمہیں قتل کر دیتا۔

تو دیکھو! ان لوگوں نے کیسی شاندار قربانیاں کی تھیں۔ آجکل تو کوئی اپنے دوست کے خلاف بھی بات نہیں سن سکتا۔ لیکن وہاں بیٹا اپنے باپ کا رستہ روک کر کھڑا ہوجاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم یہ اقرار کرو کہ میں مدینہ کا سب سے زیادہ ذلیل شخص ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے سب سے زیادہ معزز شخص ہیں۔ ورنہ میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دونگا بلکہ تلوار سے اسی جگہ ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

ہماری جماعت کو بھی دینی معاملات میں

اسی قسم کی

غیرت دکھانی چاہیئے

اور پھر انتظار کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انکی کس طرح مدد کرتا ہے۔ یقیناً اگر وہ ایسا کرینگے تو آسمان سے خدا تعالیٰ کے فرشتے پرے باندھ کر نیچے اتریں گے۔ اور وہ لوگوں کے دل دھو کر احمدیت کیلئے صاف کر دینگے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ایمان لاتے ہیں بعد میں آنیوالے انکے قدم چومیں گے۔ اور ان کی قدر کرینگے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لے آتا ہے اس کے اندر ایمان کی قدر بھی ہوتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ پہلے ایمان لانے والے کی عزت اس سے بہر حال زیادہ ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایران سے عرب میں چکیاں آئیں جو نہایت باریک آٹا پیستی تھیں۔ جب ان

چکیوں پر پہلی دفعہ آٹا پیسا

تو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا یہ آٹا ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ملا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اسلئے یہ آٹا سب سے پہلے حضرت اُم المومنین عائشہؓ کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ آٹا حضرت عائشہؓ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اس کی روٹی پکوائی۔ چونکہ آٹا میدہ کی قسم کا تھا اس لئے نہایت ملائم روٹی پکی۔ جب آپ نے ایک لقمہ منہ میں ڈالا تو آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگ گئے۔ وہ خادمہ جس نے روٹی پکائی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ آٹا تو بہت ملائم ہے اور روٹی بھی اچھی پکی ہے پھر آپ روتی کیوں ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا

تو نہیں جانتی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دانت آخری عمر میں کمزور ہو گئے تھے۔ اور ہم آٹے کو پتھروں سے کوٹ کر روٹیاں پکایا کرتی تھیں چنانچہ جو روٹیاں تیار ہوتی تھیں وہ بڑی سخت ہوتی تھیں۔ اور وہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کھایا کرتے تھے۔ آج ان کے طفیل ہمیں یہ ملائم آٹا ملا ہے۔ مگر مجھے یہ خیال کر کے رونا آیا کہ جن کے

طفیل ہمیں یہ نعمت ملی وہ تو دنیا میں نہ رہے اور ہمیں یہ چیز مل گئی۔

حقیقتاً ہماری حالت بھی

حضرت عائشہؓ جیسی ہی ہے۔ اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھے تھے۔ آپ کے اشتہارات اس بات سے بھرے پڑے ہیں کہ ہم نے یورپ اور امریکہ میں اسلام پھیلانا ہے۔ لیکن آپ ساری عمر اپنے مخالفوں سے گالیاں کھاتے رہے۔ بلکہ آپ کی وفات پر بھی لاہور والوں نے آپ کا مصنوعی جنازہ نکالا اور خوشیاں منائیں۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے

ہمیں وہ دن نصیب کیا

کہ ہم یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کر کے آپکی خوابوں کو پورا کر رہے ہیں حالانکہ یہ سب کچھ انہی کی طفیل ہے۔ اور ہمارا یہ کام آپ کی ہی دعاؤں اور تعلیم کا نتیجہ ہے۔ آپ نے ہمیں قرآن کریم کی وہ تفسیر سکھائی۔ جس کی وجہ سے آج سارے پادری کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ بالکل حضرت عائشہؓ والی مثال ہے۔ کہ ملائم آٹا جن کے طفیل ملا۔ وہ تو دنیا میں نہ رہے اور بعد میں آنیوالوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہم کو بھی

اسلام کی اشاعت کی توفیق ملی

مگر اس وقت جب ہمارے ہاتھوں میں یہ ہتھیار دینے والا اور اسلام کے غلبہ کی خواہش رکھنے والا اس دنیا میں نہیں ہے۔ اب بھی ہماری خواہش یہی ہے کہ ہمارے ذریعہ اسلام اس طرح پھیلے اور اس طرح اس کی اشاعت ہو کہ ہم اسلام کی فتح کا جھنڈا قیامت کے روز آپ کے قدموں میں ڈال دیں اور کہیں اے مسیح موعود! یہ تیرے خوابوں کی تعبیر ہے

یہ تیری خواہشات کا ظہور ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام پہلے بھی موجود تھا۔ قرآن پہلے بھی موجود تھا مگر کسی مسلمان کے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہ ہوا کہ

اسلام دنیا پر غالب ہو

تیرے ہی دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ اور تو نے ہی ہمیں وہ تفسیر سکھائی جس کی وجہ سے ہم ہر جگہ غالب ہو رہے ہیں۔ یہ جھنڈا تیرا ہی ہے۔ اسی لئے ہم اسے تیرے ہی قدموں میں ڈالتے ہیں۔ اب تیرا یہ منصب ہے کہ تو یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دے۔ کیونکہ اسلام لانیوالے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور تیرے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی خبر دی تھی کہ تو دنیا میں آئے گا۔ اور اسلام کو دنیا میں غالب کریگا۔ اسلئے تیری فتح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہے۔ اور محمد رسول اللہ کی فتح خدائے واحد کی فتح ہے۔ ہم تیرے آگے جھنڈا ڈالتے ہیں۔ کیونکہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔ تو آگے اسے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں

ڈال دے اور وہ آگے اسے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ اور کہیں اے خدا تو نے مجھے توحید کی اشاعت کے لئے دنیا میں بھیجا تھا میں نے وہ توحید دنیا میں قائم کر دی اور پھر اس کے بعد میں نے تیری ہدایت اور تیرے دیئے ہوئے علم کے ماتحت ایک آنے والے موعود کی خبر دی جس نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دیا اب میں یہ اسلام کا جھنڈا تیری خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ

توحید کا تحفہ ہے

یہ اس بات کی علامت ہے کہ جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا تھا اسے ہم نے پورا کر دیا ہے۔ پس اس خوشی میں ہم یہ جھنڈا تیری خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ مضمون ہمارے مبلغوں کے ذہن نشین ہو جائے اور وہ بھی جلدی جلدی کام کریں ان میں سے بعض سست ہیں اور بعض چست ہیں جو سست ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انہوں نے ایک دن مرنا ہے۔ قیامت کے دن انکو کوئی عزت نہیں دیجائیگی۔ لیکن جو چست ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن انہیں اپنے عرش کے دائیں طرف بٹھائیگا۔ اور ان سے وہی سلوک کریگا جیسے باپ اپنے بیٹے سے کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو اپنی توحید سے ویسی ہی محبت ہے جیسے باپ کو اپنے بیٹے سے ہوتی ہے۔ پس جب وہ خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پھیلائیں گے تو خدا تعالیٰ بھی ان سے ویسی ہی محبت کریگا جیسے باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ

انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی

یعنی تو مجھے ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے مجھے اپنی توحید اور تفرید پیاری ہے۔ آخر ساری دنیا سے عیسائیت اور شرک کا مٹانا کتنا بڑا کام ہے۔ وہ مسیح جسے عیسائیوں نے عرش پر بٹھا رکھا ہے اسے زمین پر نیچے اتار دینا معمولی آدمی کا کام نہیں تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے مصنوعی خدا کو عرش سے نیچے پھینک دیا۔ اور اس کی اپنی قوم سے اقرار کروا لیا کہ مسیح ناصریؑ نیچے تھے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونچے تھے۔

مجھے یاد ہے

کہ جب مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا۔ اور میں علاج کی غرض سے لنڈن گیا تو ایک بہت بڑا مصنف ڈسمنڈ شا میرے پاس آیا اور اس نے کہا شاید آپ مجھے پاگل قرار دیں گے کہ عیسائی ہو کر میں ایسی باتیں کرتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں عیسائی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسیح ناصریؑ سے بڑے تھے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ تعلیم دنیا میں لائے۔ وہ مسیح ناصریؑ نہیں لائے تھے۔ آپ حیران ہوں گے کہ میں عیسائی ہو کر ایسی بات کر رہا ہوں۔ لیکن میں سچی بات کا انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ میں جب اسے رخصت کر کے اپنے کمرہ کی طرف آیا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو

ڈسمنڈ شا آرہا تھا

وہ کہنے لگا۔ میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا تھا میں نے چاہا کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے کہا پوچھو کیا سوال ہے۔ وہ کہنے لگا جب میں یہ تقریر کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے نبی تھے تو مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری زبان سے خدا بول رہا ہے۔ مگر یہ عیسائی لوگ پھر بھی نہیں مانتے میں نے کہا ڈسمنڈ شا جب آپ محسوس کرتے ہیں کہ خدا آپ کے اندر بولتا ہے تو آپ سمجھتے ہیں کہ شاید دوسرے لوگ بھی اس آواز کو سن رہے ہیں۔ حالانکہ دوسرے لوگ صرف تمہاری آواز سنتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی آواز نہیں سنتے۔ اس لئے وہ تمہاری بات نہیں مانتے وہ ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جب یہ لوگ بھی خدا تعالیٰ کی آواز سننے لگ جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی بولا۔ تو ان پر بھی اثر ہو جائیگا میں نے کہا۔ ابھی ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب تم بولتے ہو تو یہ لوگ صرف تمہاری آواز سنتے ہیں تم انتظار کرو اور

اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو

کہ جب تم بولا کرو۔ تو خدا صرف تمہاری زبان سے نہ بولے۔ بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی بولے۔ اور جس دن وہ لوگوں کے دلوں میں بولنے لگے گا پھر لمبی چوڑی تقریروں کی ضرورت نہیں رہیگی۔ سارا یورپ تمہاری بات ماننے لگ جائے گا

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام ۔ بقیہ صفحہ ۲

ایسا ہی ہوا۔ کہ دسمبر ۱۹۴۵ء؁ میں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ اور اسی دوران میں جنگ عظیم کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

اسی طرح ممباسہ مسجد تعمیر کی جانے کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ غرضیکہ آپ نے بتایا کہ مشرقی افریقہ کے بڑے بڑے مراکز میں اس وقت تک احمدیہ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ جن کی عالیشان عمارات جاذب نظر ہیں۔

اشاعت لٹریچر

اشاعت لٹریچر کے ضمن میں آپ نے بتایا کہ مختلف زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں سلسلہ کا لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ ایک ایک پمفلٹ پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے۔ جس سے افریقہ کا پڑھا لکھا طبقہ بہت متاثر ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب افریقہ میں عیسائیت اپنے لئے بڑا خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا رخ قطعی طور پر بدل چکا ہے۔ پہلے عیسائی اسلام پر حملہ کرتے تھے اب مدافعت کرتے ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ یہ سب ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت کا نتیجہ ہے۔ اور آپ کے برحق خلیفہ ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔ روئے زمین پر مسلمانوں کی کئی جماعتیں ہیں۔ مگر جس طور سے نوجوانوں کو خدمت دین کی طرف لگا دینے کا جذبہ حضرت اقدس نے احمدی نوجوانوں میں پیدا کر دیا ہے اس کا مقابلہ کوئی اسلامی جماعت نہیں کر سکتی۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس سعادت کو قائم رکھا جائے۔ جب تک نوجوانوں میں یہ جذبہ قائم رہے گا۔ احمدیت کی ترقی پر ترقی حاصل ہوتی رہیگی

آپ نے قادیان کی مقدس بستی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مقامات مقدسہ کی گلیاں اور سڑکیں یقینی طور پر سنگ مرمر سے بننے والی ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں۔ مگر ہر بات کے ایک وقت ہوتا ہے۔ اور ضرور ہے کہ اپنے وقت پر وہ بات پوری ہو۔ مگر آج جو کو دڑیوں میں گذارہ کر رہے ہیں ان پر آنے والے بادشاہ رشک کریں گے۔ کیونکہ جو لطف او ر سرور ان ناموافق حالات میں میسر ہے وہ بعد کی آسودہ حالی میں ممکن نہیں۔

آپ نے درویشان کرام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے پیچھے اور کوئی نہیں سب سے بڑھ کر تو آپ کا سہارا زندہ خدا کی ذات ہے۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانیوالے مسلمان دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ہیں۔ ان کے دلوں میں آپ کے لئے قدر ہے وہ شب و روز آپکے لئے دعائیں کرتے ہیں اور آپ لوگوں کی سعادت کے متمنی ہیں۔ آپ ان تمام احمدی بھائیوں اور جملہ مبلغین کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ انکو نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین

صدارتی تقریر

آخر میں محترم حکیم صاحب صدر جلسہ نے حاضرین کو درود شریف پڑھنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ درحقیقت یہ اس عربی نبی کی لائی ہوئی پاک تعلیم کی اشاعت کی تفصیلات اور برکات کا ذکر ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ یہ ایک علمی تقریر ہے جو ہر قسم کی لغاظی سے پاک ہے۔ اور اپنے اندر ایک اعلیٰ درجہ کی روحانیت کا نمونہ رکھتی ہے جس پر میں جملہ احباب کرام کی طرف سے اپنے معزز مہمان اور سلسلہ کے مجاہد کا بہت بہت شکر گذار ہوں خدا تعالیٰ آپ کو اپنی طرف سے اسکی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

طلبہ مدرسہ احمدیہ سے خطاب

قادیان ۲۲ مئی۔ آج ساڑھے دس بجے مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول کے طلباء کو بھی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے خطاب کیا۔ اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے مشرقی افریقہ کے جغرافیائی حالات پر روشنی ڈالی افریقہ کے نقشہ سے اُن مقامات کی تفصیلات بیان کیں۔ جہاں آپ کو خدمت و اشاعت اسلام کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت مشرقی افریقہ میں چار اخبار جاری ہیں۔ جن میں سے ایک سواحیلی زبان میں دوسرا انگریزی اور تیسرا لوگنڈا اور چوتھا اخبار احمدی جماعتوں کی تربیت و اصلاح کیلئے اخبار احمدیہ ہے جو نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے تیار ہونے والے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے تلقین کی کہ اپنے اندر غور و فکر کا مادہ پیدا کریں اور ہر وقت مرکز سے تفصیلی ہدایات کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ جماعت کی اصولی پالیسی کو مدنظر رکھ کر اپنے تبلیغی علاقہ کی ضرورت کے مطابق کام میں لگ جائیں۔ آپ نے بتایا کہ کام کو نیک نیتی سے اور اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق شروع کر دیں اور اسکی تکمیل کا کام خدا پر چھوڑ دیں۔ اسکے لئے خدا تعالیٰ خود سامان کر دے گا۔

اس طرح کی پُر مغز تقریر کے بعد جناب سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول اور جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فاضل مقرر کا باری باری شکریہ ادا کیا۔ اور حسب موقعہ طلبہ کو اپنے اندر اشتیاق سے علم حاصل کرنے اور اولوالعزمی پیدا کرنے کی تلقین کی۔

بالآخر محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم نے جن کی صدارت میں یہ تقریب منائی جا رہی تھی سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعدہٗ محترم مولوی صاحب کے اعزاز میں ایک

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

نظارت ہذا کی طرف سے جماعت ہائے ہند کے لئے مورخہ ۲۷ اپریل یوم تبلیغ مقرر کیا گیا تھا۔ اس سے قبل جملہ جماعتوں کو مناسب مقدار میں لٹریچر و ہدایات بھجوا دی گئی تھیں چنانچہ جماعتوں نے اس تاریخ کو یوم تبلیغ منایا۔ اس بارہ میں جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ان کے خلاصہ کی قسط اول ذیل میں درج ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کی کوشش کے اچھے نتائج برآمد ہوں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۱۔ حیدر آباد (دکن) مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء کو یوم تبلیغ کے موقعہ پر مقامی احباب کو آٹھ گروپوں میں تقسیم کیا۔ اور ضروری لٹریچر کافی تعداد میں ہر ایک کو تقسیم دیا۔ اور آواز حق پہنچانے کے۔ ہر گروپ کو ضروری ہدایات دے کر دعا کے بعد سب کو رخصت کیا۔ جنہوں نے مختلف اطراف میں ذی اثر اصحاب اور تعلیم یافتہ طبقہ کو زبانی تبلیغ کی اور مطالعہ کے لئے لٹریچر بھی دیا۔ (حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ)

۲۔ سری نگر (کشمیر) مقررہ تاریخ پر مقامی مسجد احمدیہ میں بعض سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کے اشخاص کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ مگر بوجہ اچانک بارش ہو جانے کے حاضری بہت تھوڑی رہی۔ تاہم جو دوست تشریف لائے انہیں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ (مولوی احمد دین صاحب)

۳۔ مسکرا (یو۔ پی) یوم التبلیغ کے موقعہ پر مقامی احباب دو گروپوں میں تقسیم ہو کر ایک گروپ نے زیر امارت مکرمی ابرار محمد صاحب مسکرا میں مقامی لوگوں کو زبانی پیغام حق پہونچایا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ دوسرے گروپ نے تین میل کے فاصلہ پر موضع اندہ اور مضافات کے دیگر اہم مواضعات میں زبانی تبلیغ کی۔ اور تعلیم یافتہ دوستوں کو لٹریچر دیا۔ (مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ)

۴۔ کلکتہ۔ جماعت احمدیہ کلکتہ نے ۲۷ کو یوم تبلیغ منایا۔ اس روز کئی صاحبان کو بطور خاص پیغام حق زبانی پہونچایا اور لٹریچر گھر گھر بھی تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں اردو و ہندی کا لٹریچر بھی خواندہ اشخاص کو تقسیم کیا۔ (محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ)

۵۔ اورین (بہار) اورین میں گو جماعت بہت تھوڑی ہے۔ مگر حسن اتفاق سے ڈاکٹر سید حسن احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس اور سید سہیل احمد صاحب و سید اقبال احمد صاحب آئے ہوئے تھے جنہوں نے مقامی دوستوں کے ساتھ مل کر یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ صبح سے شام تک ہندو بھائیوں کے محلوں میں زبانی تبلیغ کے علاوہ ہندی اور انگریزی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ خاکسار کی اہلیہ نے مسلم گھروں میں خواتین کو تبلیغ کی اور رسالوں اور ٹریکٹوں سے ضروری مضامین پڑھ کر سنائے۔ (سید وزارت حسین صاحب آف اورین)

منقولات

روس کی مذہب دشمنی

گذشتہ دنوں جب روسی کلیسا کی طرف سے ایسٹر کا تہوار منایا گیا۔ تو ماسکو ریڈیو نے مذہب کے خلاف سخت حملے کئے ماسکو ریڈیو نے "یسوع مسیح" کی کہانی کو ایک افسانہ قرار دیا اس نے کہا کہ مذہب انسان کو بے بس بنا دیتا ہے اور اس کے ذہن کو پلید کرتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ "جو لوگ ابھی تک مذہب اور دہریت کے درمیان بھٹک رہے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ دہریت کا رستہ اختیار کریں۔ اصل مصیبت یہ ہے کہ روس مذہب پر تو دلیری سے حملے کرتا ہے مگر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ روس کا کوئی عالم اس کی خرافات کا جواب دے۔ آج تک نہیں سنا گیا کہ روس کے کسی مسلمان یا عیسائی عالم نے حکومت کے اعتراضات کا جواب دینے کی جرأت کی ہو۔ اگر روس کے کمیونسٹوں کو جرأت ہے تو وہ علماء کو جواب دینے کی اجازت دیں۔

ذرا روسی کمیونسٹوں کی اس تہذیب کو دیکھئے کہ "مذہب انسان کو بے بس بناتا ہے اور اس کے ذہن کو پلید کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم انسان کو قاتل بناتا اور اس کی روح میں تعفن پیدا کرتا ہے۔ اس پر یہ پروپیگنڈہ ہے کہ روس میں ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور وہاں کے شیخ الاسلام اس پر مہر تصدیق لگانے کے لئے تیار ہیں۔"

صدر انڈونیشیا کی تقریر

انڈونیشی خبر نامہ ۱۱ میں صدر انڈونیشیا ڈاکٹر سوئیکارنو کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے مرکزی جاوا کی جامع مسجد میں نزول قرآن کی تقریب کے موقع پر کی۔ آپ نے کہا کہ جو حالات اس وقت درپیش ہیں وہی حالات نزولِ قرآن کے وقت بھی موجود تھے۔ اس زمانہ میں بھی دو بلاکوں کی کشمکش تھی۔ (رومن بلاک اور دوسرا بلاک ایران یعنی روم اور یونان کی طرف اشارہ ہے) جب قرآن کا نزول ہوا تو اس نے مسلمانوں کو ہدایت کی وہ کسی بلاک میں شامل نہ ہوں!

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ صدر انڈونیشیا قرآن کے انقلابی پروگرام سے باخبر ہیں اور وہ اسلام اور قرآن کا نام فخر کے ساتھ لے سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ جو لوگ ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے وہ خدا سے بھی محبت نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی روح کے اندر اتر جائیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہی ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ خدا ان دنوں مطلق ہے۔ یعنی اسلام میں غرق ہو کر ہی ایک مسلمان خدا کی صفات کا حامل ہو سکتا ہے۔ جو مسلمان خدا کی مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خدا سے بھی محبت نہیں کر سکتا۔ اس تقریر کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ مسلم سربراہوں کیلئے اسلام کا کام زیادہ اچھا کر سکتے ہیں۔ (الفضل ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء)

فریضہ تبلیغ کی اہمیت

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"تبلیغ ایک جہاد ہے۔ اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اس اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ پس ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہیں دیتا۔ تو وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گناہ گار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ پس اس مسئلہ کی اہمیت جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اس وقت تک تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔"

آپ غور فرمایئے کیا آپ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دیں گے؟ آپ مندرجہ ذیل صورتوں میں تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اپنے نیک نمونہ کے علاوہ

ا۔ تقریر کے ذریعہ سے

ب۔ بات چیت کے ذریعہ سے

ج۔ لٹریچر کے ذریعہ سے

د۔ خط و کتابت کے ذریعہ سے

ر۔ خدمتِ خلق کے ذریعہ سے

س۔ اخبار بدر دوسروں کے نام جاری کرنے سے۔

ع۔ مد نشر و اشاعت میں چندہ دے کر توسیع لٹریچر کے ذریعہ سے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار بدر

احباب جماعت ہائے ہندوستان کی خدمت میں گذارش

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کو معلوم ہے کہ باوجود گوناگوں مشکلات اور مجبوریوں کے کئی سال سے اخبار بدر مرکز سلسلہ سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ اخبار مرکز ہندوستان میں سلسلہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے سلسلہ کے حالات اور معلومات کے علاوہ مرکزی تحریکات کا علم بھی ہوتا رہتا ہے۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات اور اسلام اور احمدیت کے متعلق علمی مضامین کے مطالعہ کی توفیق ملتی ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے اور باوجود اشیاء کی گرانی کے "بدر" کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔ یعنی آٹھ آنے ماہوار۔ گویا یہ اخبار ملک کے سب اخباروں سے سستا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ نہ صرف خود اس کی خریداری اور اعانت میں حصہ لیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کارخیر میں شریک کریں۔ مخلصین جماعت "بدر" کی امداد مندرجہ ذیل طریق پر کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر پا سکتے ہیں۔

۱۔ ہر مخلص دوست اس کا خود خریدار بنے۔

۲۔ دوسرے احباب کو خریدار بنائیں۔

۳۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں دوستوں اور اپنے غیر مسلم احباب کے نام زیادہ سے زیادہ پرچے جاری کرائیں۔

۴۔ خوشی کی تقاریب پر بطور عطیہ کے اخبار کے لئے رقم ارسال کریں۔

۵۔ ضروری مضامین اور خبریں "بدر" کے لئے بھجوائیں۔

ممکن ہے آپ کو بدر میں بعض خامیاں نظر آتی ہوں۔ لیکن اگر اس کی خریداری زیادہ ہو جائے تو ان نقائص کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ پس ان نقائص کو دور کرنے کے لئے بھی احباب کے تعاون کی ضرورت ہے۔

امید ہے کہ احباب اپنی اس آواز کو زیادہ سے زیادہ بلند اور زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے میں امداد فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ اور حافظ و ناصر رہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مبلغین و سیکرٹریان تبلیغ توجہ کریں

جملہ جماعت ہائے ہندوستان کے لئے ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء یوم تبلیغ مقرر کیا گیا تھا۔ اور یہ ہدایت کی گئی تھی۔ کہ "یوم تبلیغ" کی کارگذاری کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا میں ارسال کریں۔ لیکن تاحال کافی جماعتوں کی طرف سے مذکورہ رپورٹ نہیں آئی۔ باوجودیکہ ان میں سے کئی جماعتوں میں مبلغ بھی ہیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا پھر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ رپورٹیں جلد از جلد بھجوا دی جائیں۔ اور جن جماعتوں میں مبلغین ہیں۔ وہ جلد از جلد رپورٹیں جماعت سے لے کر بھجوائیں۔ جن جماعتوں میں مبلغین نہیں وہاں کے امراء و صدر صاحبان اپنے سیکرٹریان تبلیغ کے ذریعہ جلد رپورٹیں بھجوائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ ہائے یوم خلافت کی رپورٹیں جلد ارسال کریں

جملہ جماعتوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان اخبار و تحریری یہ اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔ کہ ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء کو حسب سابق "یوم خلافت" منائیں اور اس روز جلسوں کا انعقاد فرمائیں۔ کہ جن میں خلافت کی اہمیت و برکات بیان کی جائیں نیز یہ بھی بتایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امید ہے جماعتوں نے اس کے مطابق جلسوں کا انعقاد کیا ہوگا۔ جملہ جماعتیں مہربانی فرما کر جلسوں کی کارگذاری کی تفصیلی رپورٹیں جلد ارسال فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

جیسا کہ بار بار کی تحریکات اور مراسلات کے ذریعہ آپ کو اطلاع کی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ تحریک جدید دفتر دوم کی وصولی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی ہے۔ اسلئے میں آپ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کرتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید کی سو فی صدی وصولی کے سلسلہ میں پوری پوری کوشش فرما دیں اور اس وقت تک آرام نہ کریں جب تک کہ آپ کی جماعت کے جملہ افراد تحریک جدید میں حصہ نہ لے لیں اور پھر ان کی طرف سے پوری پوری وصولی نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں آپ اپنی مساعی سے باقاعدہ دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

برادران! یہ دن خاص خدمت بجا لانے اور اللہ تعالیٰ سے عظیم اجر پانے کے ہیں۔ مبارک ہیں وہ احباب جو ان قیمتی ایام کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں اور اپنے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے نور و برکت کے سامان دنیا اور آخرت میں کر لیتے ہیں۔

قائمقام نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان کیلئے نہایت ضروری گذارشات

از جناب نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:۔

"خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی ضروری اور اہم کام ہے۔ اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور ان کا نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا تک نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے"

مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ سے ہندوستان کی مجالس اپنے فرائض کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہیں ان میں سے اکثر کی طرف سے ماہوار کارگذاری کی رپورٹ نہیں آتی اور نہ یہ علم ہوتا ہے کہ مجلس کے لائحہ عمل پر کس حد تک عمل کیا جا رہا ہے۔ رفتار عمل۔ تربیت و اصلاح خدمت خلق، تعلیم و تدریس، مالی خدمت وغیرہ کاموں کی طرف کس حد تک توجہ ہو رہی ہے۔ جملہ قائدین اور زعماء کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا جائزہ لیں اور اس بات کی طرف توجہ کریں کہ نوجوانوں کی اصلاح پر آئندہ سلسلہ کی ترقی اور وسعت کا انحصار ہے۔ ہمارے پیشرو بزرگان اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر خدا تعالیٰ کے حضور اجر عظیم کے مستحق ہو چکے ہیں۔ لیکن نوجوانوں میں اس جہت سے ابھی بہت کمی ہے۔ پس جملہ عہدے داران مجالس سے استدعا ہے کہ وہ خدام میں حقیقی بیداری اور اخلاص کے جذبہ کو ابھار کر دستور کے مطابق فرائض کو ادا فرمائیں۔ اور اپنی باقاعدہ رپورٹیں مرکز میں ارسال فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو خدمات دینیہ بجا لانے اور خدا تعالیٰ سے بہترین اجر پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ قائمقام نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

چندہ اشاعتِ اسلام از مسلم شرفاء

"جب ہم گری پڑی قوموں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور مرتد ہونیوالے مسلمانوں کو اسلام سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام کیلئے امداد نہ لیں" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک کتابچہ "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" شائع کیا گیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدمتِ اسلام کے مختلف کاموں کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا ہے یہ کتابچہ دیگر مسلمان احباب کو بھی جماعت کے تعمیری کاموں سے آگاہ کرنے کیلئے بہت مفید ہے جس کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اسلام کے متعلق مخالفین کی غلط فہمیوں کی دور کرنے اور بیرونی ممالک میں تراجم قرآن مجید اور تبلیغ اسلام کے کاموں کیلئے اپنی جماعت کے علاوہ دیگر مسلمان شرفاء کو بھی چندہ کی تحریک کی جائے۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ جماعت احمدیہ کس قدر مفید اور مؤثر طریق پر خدمتِ اسلام کے کام دنیا کے کونے کونے میں کر رہی ہے۔ نیز اس چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء کے ایک اجلاس میں فرمایا کہ:۔

"بیشک تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے مگر بعض جگہ ہم صرف اسلئے کام کرتے ہیں کہ باقی مسلمان بھی مرتد نہ ہو جائیں اسلام کی شان میں جسمیں تمام مسلمان ایک جیسے شریک ہیں بٹہ نہ لگے اور اسکی شہرت و عزت میں فرق نہ آئے اسلئے یہ دوسرے مسلمانوں کا بھی کام ہے۔ اسوجہ سے اگر ہم ان سے بھی اخراجات کا مطالبہ کریں تو یہ ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ یہ دراصل انکا کام ہے جو ہم کرتے ہیں اسمیں ہمارا ذاتی فائدہ نہیں جیسے ہمارے سلسلہ کو اس سے براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ہمارا فائدہ تو متمدن قوموں میں تبلیغ کرنے سے ہے۔ کیونکہ انمیں سے جو احمدی ہوتا ہے وہ ہمارا بازو بنتا ہے ہمارا ہاتھ بٹاتا ہے اور جو کام ہم کر رہے ہیں اسمیں شریک ہوتا ہے لیکن جب ہم گری ہوئی قوموں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہیں اور مرتد ہونیوالے مسلمانوں کو اسلام سے جدا نہیں ہونے دیتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام کیلئے امداد نہ لیں۔ یہ تو ان پر ہمارا احسان ہے کہ ہم اپنے آدمی ان کے فرض ادا کرنے کیلئے دیتے ہیں۔ پس اس کام کے لئے اگر دوسرے مسلمانوں سے ہمیں کہ تم بھی روپیہ دو۔ اور اس طرح ہماری مدد کرو۔ تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔ حضرت مسیح موعود مدرسہ کے لئے دوسروں سے بھی چندہ لے لیتے اور فرماتے کہ اسمیں دوسروں کے بچے بھی پڑھتے ہیں اسلئے کوئی حرج نہیں اسی طرح جب ہسپتال بنایا گیا۔ تو اسکے لئے جو دوسرے لوگ تک سے چندہ لیا گیا۔ پس جو کام ہم دوسرے مسلمانوں کے فائدے اور انکے لئے کرتے ہیں ضروری ہے کہ اس کے لئے ان سے چندہ بھی لیں"

اس کتابچہ کی کاپیاں جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال اور مخلصین احباب کو بھجوائی گئی ہیں توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں سے دلچسپی رکھنے والے دیگر مسلمان احباب کو بھی تحریک فرمائیں اور ان سے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بمد چندہ اشاعت اسلام بھجوائیں۔ امید ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران اور دیگر احباب زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کرنیوالے بنیں گے۔ جن جماعتوں کو یا جن افراد کو ضرورت ہو تو اسکے مطالبہ پر انہیں مطبوعہ کتابچہ کی مزید کاپیاں بھی نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائی جا سکتی ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ مئی ۱۹۵۸ء کو ختم ہے

۱۲۹ مکرمی حکیم میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ کشمیر ۲۸ مئی ۱۹۵۸ء
۱۲۷ مکرمہ کماری بہتہ السلام صاحبہ تبسم بنارس ״
۱۲۳۱ مکرمی حافظ لیسین صاحب کمہریا (یو پی) ״
۱۲۱۳ ״ محمد الطاف صاحب امروہہ ״
۱۲۱۴ ״ ڈاکٹر آدم علی صاحب نیال گڑھ اڑیسہ ״
۱۵۴۷ ״ عبدالحق صاحب قوم چارکوٹ کشمیر ״
۱۵۵۳ ״ مرزا امیر بیگ صاحب گونڈہ (یو پی) ״
۱۵۵۴ ״ محمد احمد صاحب دوشمان (دکن) ״
۱۵۶۱ ״ محمود احمد پیران نیاپور ״
۱۰۴۴ ״ سید محمود علی صاحب کرنتی آندھرا ״
۱۰۸۶ ״ میاں عطاء اللہ صاحب سناب گڑھ
چک ۱۶۵ پاکستان ״
۱۲۴۰ ״ ولی محمد صاحب آرونی گھاٹ کشمیر ״
۱۵۰۵ مکرمی ایم اے سلطان غوث صاحب ماریشس ۲۸ مئی ۱۹۵۸ء
۱۶۷۱ ״ غلام دستگیر صاحب نیتالی (آندھرا) دکن ״
۱۶۷۳ ״ بی ایم عبدالرحیم صاحب بنگلور (میسور) ״
۱۶۷۶ ״ انچارج صاحب چاند مارکہ بیڑی فیکٹری
چنتہ کنٹہ (دکن) ״
۱۲۳۳ ״ سید بشیر الدین صاحب کوراسٹر اڑیسہ ״
۱۵۶۴ ״ ڈاکٹر عبد القدوس صاحب
نواب شاہ سندھ (پاکستان) ״
۱۵۶۵ ״ محمد بخش صاحب ״ ״ ״
۱۲۱۳ ״ امام علی صاحب اودے پور کٹیا (یو پی) ״
۱۶۰۶ ״ ایس اے سلام صاحب پوری (اڑیسہ) ״
۱۸۱ ״ ایم خلیل الدین صاحب نیپالی ״ ״

(مینیجر بدر)

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد - بقیہ صفحہ اول

خلیفۃ المسیح الثانی کے اُن علمی کارناموں کا ذکر کیا۔ جو مسئلہ نبوت و خلافت بہشتی مقبرہ اور الوصیت کے بارہ میں غیر مبائعین کے پیدا کردہ وساوس کے ازالہ کے لئے علمی مضامین و توضیحات پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے معارف و حقائق وغیرہ کے بیان کی تفصیل بیان کی۔

آپ نے بتایا کہ یہ خلافت کی علمی برکات ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج یورپ کے مستشرقین کو اپنا انداز فکر تبدیل کرنا پڑا ہے۔ کجا یہ کہ وہ اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور کجا یہ ضرورت کہ اب اسلام کی بہت سی خوبیوں کے معترف ہو رہے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت اقدس امیر المومنین نے یورپین ممالک میں ایسا لٹریچر بکثرت پھیلا دیا۔ جس کے نتیجے میں یہ لوگ اپنے خیالات کو بدلنے پر مجبور ہوئے۔

عملی برکات کے ذکر میں آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کا زندہ خدا پر محکم یقین کو پیش کیا۔

۱۹۵۳ء میں مغربی پاکستان میں ظاہر ہونے والے حالات کو اس کے لئے بطور ثبوت پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ درحقیقت خدا تعالیٰ پر یہ حقیقی ایمان ہی ہے۔ جو انسان کو گناہ کی گندگی سے بچا سکتا ہے۔ اور یہ محکم یقین نہیں پیدا ہو سکتا جب تک انسان زندہ نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ نہ کرے۔ جو ایک پاک وجود کے

ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ خلافت ہی کی عملی برکات ہیں جنہوں نے نوجوانوں کو خدمت و اشاعت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ اور بیسیوں کی تعداد میں اپنے عزیز و اقارب سے دور بیرونی ممالک میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نکل جانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ایسی قربانی کی روح کوئی انجمن یا کوئی سوسائٹی پیدا نہیں کر سکتی۔

خلافت کی عملی برکات کے سلسلہ میں آپ نے اسلام کے صحیح تصور کو دنیا کے سامنے پیش کرنے اور اس کی اشاعت کو بطور ثبوت پیش کیا۔ اور بتایا کہ باوجودیکہ دنیا میں اچھی خاصی مسلمانوں کی حکومتیں ہیں اور ان کے پاس مالی وسعت بھی ہے۔ لیکن اسلام کی اس طرح اشاعت اور خدمت کی کسی کو توفیق نہ ملی۔ اگر یہ نعمت ملی تو ایک غریب جماعت احمدیہ کو۔ پس اخلاق کے ساتھ ساری دنیا میں دین کی اشاعت و تبلیغ کا کام خلافت احمدیہ کی عملی برکت کا نتیجہ ہے۔

آخری تقریر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل کی تھی جس میں آپ نے پوری تفصیل سے منکرین خلافت کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا۔

بالآخر صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں حاضرین جلسہ کو خلافت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کے لئے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور بعد دعا یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خبریں!

ہرسالہ ۲۶ رمئی۔ جوالامکھی میں تیل کی تلاش کے دوران میں ۹ رمئی کو گیس ملی تھی۔ اس گیس میں تیل کے اجزاء کی آمیزش پائی گئی ہے۔ چنانچہ تیل کی مزید تلاش کے لئے اس گیس کے منبع کو سروست بند کر دیا گیا ہے مگر اس کا دباؤ کم کرنے کے لئے ایک لمبا پائپ لگا کر اسے ایک اور مقام پر باہر نکالا گیا اور اسے دیا سلائی دکھا کر دیا۔ اس کی تیز اور اونچی روشنی کئی میلوں سے دکھائی دیتی تھی۔ اس گیس کے جلائے جانے کے باوجود جوالامکھی مندر میں آٹھ سو برسوں سے روشنی جوتوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ان کی جوت مطلقاً مدھم نہیں ہوئی۔ بلکہ اسی طرح روشن ہے۔

کولمبو ۲۵ رمئی۔ لنکا کے تامل بولنے والے مشرقی صوبہ بٹی کولوا کے رقبہ میں خونریز لسانی دنگے شروع ہو گئے ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر پچھلے چار دنوں میں ۸ اشخاص ہلاک اور درجنوں زخمی ہو چکے ہیں ہلاک شدگان میں نوار ایلیا کار پوریشن کے میئر مسٹر ڈی۔ اے سینیوی رتنم بھی شامل ہیں۔ ان لسانی دنگوں کے سلسلہ میں سرکاری طور پر موصول ہونیوالی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس صوبہ کا باقی ملک سے سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہو چکا ہے۔ یہ بلوے شکرد اور رات کو شروع ہوئے جبکہ بلوائیوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ اور تامل بولنے والے دسنگھالی بولنے والے لوگوں نے ایک دوسرے پر حملے شروع کر دیئے جس کے نتیجہ کے طور پر اس علاقہ میں دونوں فرقوں کے جذبات بے حد مشتعل ہو چکے ہیں۔

کراچی ۲۴ رمئی۔ ہندوستان میں پاکستان اور پاکستان میں ہندوستان کے کئی سفارتی دفاتر بند کر دیئے جائیں گے۔ یہ اطلاع مقامی اخبار ڈان نے شائع کی ہے۔ اس اخبار کی اطلاع کے مطابق لاہور۔ حیدر آباد۔ کومیلا میں ہندوستان کے اور چنڈی گڑھ اور بمبئی میں پاکستان کے سفارتی دفاتر بند کئے جائیں گے۔ پاکستان نے گزشتہ ماہ تری پورہ میں اپنا سفارتی دفتر بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اس بارے میں اس اخبار کی اطلاع کے مطابق دونوں حکومتوں میں کچھ اختلافات رائے پیدا ہو گیا اس کے نتیجہ میں اس اخبار نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ لاہور۔ حیدر آباد اور کومیلا میں ہندوستان کے اور چنڈی گڑھ و بمبئی میں ہند کے سفارتی دفتر بند کر دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا اختلاف رائے کو دور کیا جا سکا۔

نئی دہلی ۲۴ رمئی۔ موجودہ مالی سال (۱۹۵۸ - ۵۹) میں ۴۴ر۳۲ کروڑ روپے کی مالیت کے عشری سکے گورنمنٹ اور جاری کئے جائیں گے۔ بڑی تعداد میں عشری سکے جاری کرنے اور پرانے سکوں کو بند کرنے کے سلسلہ میں متعلقہ حکام کو خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ماہ مارچ ۱۹۵۸ء تک ۵۴ر۲۶ کروڑ روپے کی مالیت کے سکے جاری کئے گئے تھے۔ یکم اپریل ۱۹۵۸ء کے بعد ماہ فروری ۱۹۵۸ء کے اختتام تک ۱۱ر۲ کروڑ روپے کی مالیت کے پرانے سکوں کا اجراء رد کیا گیا ہے۔

جمشید پور ۲۴ رمئی۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹے میں جمشید پور میں مکمل امن ہے نظم و نسق کی صورت حال بھی بہتر ہو گئی ہے صورت حالی اتنی بہتر ہو گئی ہے کہ ٹاٹا کے کارخانہ میں کام دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے۔